DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224629
UNIVERSAL LIBRARY

رجسٹری شدہ

پشتو گرامر

یعنے

قواعد صرف و نحو زبان افغانی

مسمیٰ بہ

وافیہ - درجواب شافیہ و کافیہ

جسکو

قاضی پیر احمد شاہ رضوانی پشاوری منشی فاضل و مولوی فاضل وغیرہ اورینٹل ٹیچر
نورمل سکول راولپنڈی نے

بغرض خوشنودی خاطر عاطر

عالیجناب کرنل ہالرائڈ صاحب بہادر - ڈایرکٹر ممالک پنجاب وغیرہ واسطے

افادہ

طلبائے زمینداری کلاس متعلقہ نورمل سکول راولپنڈی - و پنجابی مدرسان اضلاع سرحدیہ و امیدواران امتحان پنجاب یونیورسٹی کالج - و معلمین صاحبان یورپین وغیرہ شائقین پشتو زبان کے تصنیف کیا۔

مطبع فرانٹیر ایکسچینج پریس صدر بازار راولپنڈی

مین باہتمام سید امام علی شاہ مینیجر کے

طبع ہوا۔

قیمت فی نسخہ ۱۲/

تعداد جلد ۷۰۰

CHECKED 1956
1962

اعلان

چونکہ گورنمنٹ کی توجہات سے پشتو بھی علمی زبان ہو رہی ہے ۔ اور روز بروز اسکا رواج ہوتا جاتا ہے ۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات میں بھی وہ داخل کیگئی ہے اور اب کے سال سے سرکاری نورمل سکول میں بھی اسکی تعلیم جاری ہوگئی ہے ۔ اور صاحبان یوروپین کیلئے تو اضلاع سرحدیہ میں کئی سال پہلے سے لازمی تھی ۔ اور اسکے سیکھنے کا کوئی عمدہ سامان موجود نہ تہا ۔ اسلئے یہ کتاب بغرض رفع ضرورات متعلقہ بڑی جانفشانی ۔ اور عرقریزی سے تصنیف کر کے شائقین اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے ۔ میں ادعاءً کہہ سکتا ہوں کہ یہہ کتاب بہیئت مجموعی پشتو زبان کے سیکھنے والونکے واسطے بمقابلہ ان کتابوں کے جو اب تک اس فن میں تصنیف ہو چکی ہیں ۔ سب سے عمدہ کتاب ہے ڈاکٹر بلیو ۔ مسٹر ڈوغن ۔ ریورٹی وغیرہ مصنفین متقدمین کی گرامریں جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس پندرہ روپیوں سے کم نہیں ۔ ان سب کے مضامین اور مطالب کے علاوہ بہت سی اور مفید باتیں اور عمدہ عمدہ اصول اور کلیات ایسی طرز پر جس سے اس زبان کے استحصال میں کافی مدد مل سکے اس کتاب میں بعبارت اردو لکھی گئی ہیں تاکہ اسکو پڑھنے سے غیر قوموں کو تو پشتو اور افغانوں کو اردو زبان میں بخوبی مہارت پیدا ہو جاوے ۔

شرائط

بیس سے پچاس جلد تک کے خریدار کو دس روپیہ اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو بیس روپیہ اور سو سے اوپر کے خریدار کو پچیس روپیہ بحساب فیصدی کمیشن ملے گا ۔ اور محصول سب صورتوں میں بذمہ خریدار ہوگا ۔

تنبیہ

(۱) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہوگا وہ مال مسروقہ تصور کیا جاویگا ۔

(۲) کوئی شخص اس کتاب کے ترجمہ اور تلخیص اور اختصار اور طبع کا مجاز نہیں ۔

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
دیباچہ	۱	سنین	۱۷	علامات مذکر	۲۷
تمہید	۳	ظروف مکان	״	علامات تانیث	״
پشتو رسم الخط	۴	جہات ستہ	״	مونثات سماعیہ	۲۸
حرکات و سکنات	״	حدود اربعہ	״	قاعدہ تانیث ذی روح	״
القاب حروف	۵	ظروف عامہ	״	مونثات حقیقیہ خلاف القیاس	۲۹
اسم معرفہ و نکرہ	۷	اسم تفضیل	۱۸	افراد و جمعیت	۳۰
مضمرات	״	اسمائے اصوات	״	طریق جمع مذکر	״
ضمیر مشترک	۱۰	اسمائے عدد	״	طریق جمع مونث	۳۲
اسمائے اشارات	۱۱	اسم منسوب	۲۱	قاعدہ زیادت واو مجہول	۳۳
موصولات	״	مصدر مع اقسام و علامات	۲۲	حالت فاعلی	۳۴
اسمائے استفہام	۱۲	علامات مصدر جعلی	״	حالت اضافی	״
اسم تصغیر	۱۳	احکام مصدر	۲۳	حالت مفعولی	۳۵
اسم آلہ	۱۴	تغیرات مصدر ترکیبی	۲۴	محل لحوق علامت مفعول	״
اسم ظرف	۱۵	مصدر لازم و متعدی و مجہول	״	حالت ندائی	״
ظروف زمان	״	حاصل مصدر	״	حالت وصفی	״
فصول اربعہ	۱۶	خلاف القیاس حاصل مصدر	۲۶	حالت نصبی	۳۸
ایام اسبوع	״	اسم فاعل	״	بحث فعل	۳۹
شہور قمری	״	اسم مفعول و صفت مشبہ	״	ماضی مطلق	״
شہور شمسی	۱۷	بیان تذکیر و تانیث	۲۷	ماضی قریب	۴۲

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ماضی بعید	۴۴	امر استقبالی	۵۷	تابع مغیرہ	۶۹
ماضی احتمالی یا شکیہ	۴۵	امر غایب دوامی و مجرّد	۵۸	عمل حروف مغیرہ	//
ماضی تمنائی یا شرطیّہ	//	امر متکلّم	//	حروف قسم	۷۰
ماضی استمراری یا ناتمام	۴۶	نہی	//	حرف بیان	//
ماضی توبیخی	۴۷	امر و نہی دعائی	۵۹	حروف تعلیل	//
ماضی امکانیہ	//	خواص فعل متعدّی	//	حروف شرط و جزا	//
ماضی مجہول	۴۸	بحث حروف	۶۱	حروف شرکت واختصاص	۷۱
ماضی منفی	//	حروف جارہ	//	حروف نفی و سلب	//
فعل حال	//	کلمات تاکید صفت و مبالغہ	۶۳	حروف ایجاب	//
صیغہ ہائے حال خلاف القیاس	۴۹	حروف تکیہ کلامی	۶۶	حروف ندا	//
حال مجہول	۵۱	کلمات تنبیہ و توبیخ	//	حروف عطف	۷۲
حال امکانی	//	حروف تمنّا	//	حروف تردید	//
حال استمرار	۵۲	حروف شک و افتراض	۶۷	حروف استثنا	۷۳
فعل مستقبل	//	کلمات تیقّن	//	حروف تشبیہ	//
مستقبل مجہول	۵۳	کلمات تخفیض	//	کلمات مقدار	//
مستقبل امکانی	۵۴	کلمات نفرین	//	کلمات تنکیر	۷۴
فعل نفی	//	کلمات تحذیر	//	کلمات تاکید نفی	//
مضارع	//	کلمات حسرت و تاسّف	۶۸	معانی حروف مفردہ و مرکّبہ	//
امر حاضر	۵۵	کلمات تعجّب و انبساط	//	معانی (خو)	//
امر استمراری	//	کلمات ربط	//	معانی (د)	۷۵
امر مجہول	۵۶	حروف مغیرّہ	۶۹	معانی (ہ)	//

معانی (و) ۷۵ — معانی (ی) ۷۶ — معانی (ک) ۷۶ — معانی (ہ) ۷۶ — مصادر و مشتقات ترکیبی ۷۷ —

سبحانہ ما اعظم شانہ

چونکہ اکثر افسران سول اور ملٹری و منصبداران اہل سیف و قلم و ملازمان اضلاع سرحدیہ و تجار و معاملہ داران
بلا دافغانیہ خصوصاً اُن پنجابی مدرسوں کیلیئے جو نورمل سکول راولپنڈی کا امتحان پاس کر کے ضلع ہزارہ -
پشاور - کوہاٹ - بنوں - ڈیرہ جات میں افغانوں کی تعلیم کیلیئے مقرر ہو کر جاتے ہیں - پشتو زبان کا سیکھنا
اشد ضروریات سے ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کے خیالات اور مطالب کا سمجھنا بغیر اُنکی زبان
جاننے کے متعذر ہے - اور تہوڑی دیر کے اندر بڑی سہولت کے ساتھہ بوجہ کامل اور صحیح طور پر
کسی زبان خصوصاً پشتو کا جاننا جو ایک وحشی اور غیر مانوس زبان ہے - بغیر اسکی گرامر کے
ممکن نہیں - اور حالانکہ ابتک پشتو زبان کی کوئی ایسی گرامر جو کہ قابل اطمینان اور تسکین
بخش خاطر مشتاقاں ہو - تصنیف نہیں ہوئی تہی - کیونکہ ملّایان افغان جو شرح مُلّا اور
شافیہ ازبر کر لیتے ہیں بسبب کثرۃ الشواذ و النوادر اپنی زبان میں کسی طرح کا اجرا کر کے کوئی
قاعدہ ایجاد نہیں کر سکے - اور جو معلّمین صاحبان یورپین کو امتحانات درجہ - **ہائی**
پروفیشنسی وغیرہ کے لئے پشتو زبان پڑہاتے رہے - اُنہوں نے لیت و لعل سے اپنی
میعاد پوری کر کے بہ مخوائے پول گیر و بگریز - اس خصوص میں بالکل سعی نہ کی - اور

مصنفین یوروپین کو جو زباندانی اور گرامر نویسی کے شائق ہیں - خود ماخذ اور مبادی سلف
میسر نہوئی جس سے ربط وضبط اور تصرّف وتحرف کے بعد ایک عمدہ کتاب بنا لیتے -
مسٹر ڈوغن اور ریورٹی - کی گرامریں - اور نیز ڈاکٹر بلیو صاحب کی گرامر جو جنگ
انبیلہ کے بعد ۱۸۶۴ء میلادی سے شروع ہو کر دس سال کے عرصے میں بنائی گئی
تھی - وہ سب اُن ہی کے خیالات اور معلومات کے مطابق نہیں - جو اُسوقت کی اقتضا
کے موافق ایک خاص گروہ کی محدود استفادہ کیلئے فی الجملہ کارآمد ہو سکتی نہیں - بعض کم مادہ
اور بے سواد پشتونوں نے جو چند غیر مربوط قواعد قلمبند بھی کئے - تو انکا یہہ حال ہے - کہ
مفعول کی جگہ فاعل اور ماضی مطلق کی جگہ بعید کے صیغے لکھدئے - ع نہ ہر کہ سر
بتراشد قلندری داند + اسلئے یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو جب بمنظوری گورنمنٹ پنجاب نورمل
سکول راولپنڈی میں پشتو زمینداری کلاس بنائی گئی - اور اِسکی تعلیم اور تکمیل بھی حسب
تجویز لالہ ساگر چند صاحب بی - اے سابق انسپکٹر حلقہ راولپنڈی میرے سپرد ہوئی
اور شاگردان بیدار مغز وطالبان مطالب نغز نے ہر ایک لفظ پر علمی تحقیق وتدقیق جو
شرط زباندانی ہے شروع کی تو میںنے اس زبان کی گرامر بنانے میں بغرض استحصال
خوشنودی مزاج عالیجناب کرنل ہالرائیڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر ممالک
پنجاب وتتمیماً لفوائد الطلاب پوری کوشش کر کے بہت تتبّع واستقراء اور کمال اقتفا
واقتراء کے بعد السنۂ متعارفہ کے اصول کے مطابق حذو النعل بالنعل باضافۂ مباحث مختصّہ
بہا اِسکی تکمیل کر دی - اِس زبان کی گرامر لکھنے کو کچھ ایسی آسان بات تو نہ تھی ونہ ابتک
بہت لوگ لکھہ لیتے - اور اِسکا سبب یہہ ہے - کہ بہت باتیں اِس میں اِس قسم کی ہیں جو
اِسی زبان سے مختص ہیں جنکے اصول بیان کرنے کے لئے بہت کچھہ سوچنا پڑتا تھا - ع

دلا تو دادہ خود کہ ہیچ آسان نیست + کہ با بدام در آوردہ ایم عنقا را

یہہ صرف گرامر ہی نہیں - بلکہ اِسکے پڑھنے سے پوری زباندانی حاصل ہوتی ہے -

تمہید

واضح ہو کہ پشتو زبان کی فروعات اور شعبات اگرچہ اور زبانوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور بہ اختلاف طبقات و خیلات و حدود و جہات اسمیں فی الجملہ نوعی اختلافات پائی جاتے ہیں۔ لیکن سب سے فصیح اور صحیح اور شستہ زبان جسمیں صاحبان انگریز کے امتحانات ہوتے ہیں اور جسمیں بہت سی علمی اور دینی کتابیں اور قصص اور تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ وہ افغانان علاقۂ پشاور یعنی یوسف زائی خلیل و مہمند اور اُن خٹکوں کی زبان ہے جو علاقۂ پشاور میں متوطن ہیں اور یہی اصل اور معتنی بہ شمار کیجاتی ہے۔ افریدی۔ کرماج۔ بنوسی۔ غلجی۔ وزیری وغیرہ اہل جبل و قلل توموں کی زبان نہایت ہی درشت و کرخت اور کلفت و زحمت ہے کیونکہ اسمیں حذف و اہمال و قلب و ابدال و غرابت و وحشت زیادہ پائی جاتی ہے۔ وَلِکُلِّ قَوْمٍ لُغَۃٌ تَخُصُّہُمْ لَایَعْلَمُہَا اِلَّا اللّٰہُ۔ مگر چونکہ پہلی پہلی پشتو کی کتابیں خٹکوں کی زبان کہی گئی نہیں۔ اور زیادہ تر ملک خوشحال خاں صاحب دیوان۔ و ملک الشعرائے طبقہ افغان کے عہد سے (جو اس زبان کا بڑا مشہور شاعر اور نامی سخنور سعدی ثانی اتہیں سعدی وہومر تہا) اس زبان میں تصنیف و تالیف کا رواج ہوا ہے۔ اسلئے بحکم (اَلْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ) اس زبان کا رسم الخط اور طرز تحریر الی یومنا ہذا افغانان خٹک کے لہجے کے موافق جاری رہا۔ اور تمام متاخرین نے (خواہ اُنکا تلفظ کلیۃً اس کتابت کے موافق نہیں) صرف اپنی کتابت اُنہی اصول اور اشکال مخصوصۂ منقولہ پر مبنی کرکے بغرض عمومیت و شمولیت للطرفین اسمیں کچھ تصرف نہیں کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اسمیں ماخذ اور اصلیت کا لحاظ نہوتا تو یہ تقلید اور تتبع جو من قبیل لزوم مالایلزم ہے۔ چنداں ضروری نہ تھی۔ لیکن چونکہ بمرور دہور و مضی سنین و شہور اب یہ ایک طرح کی اصطلاح ٹہرائی گئی و لامناقشۃ فی الاصطلاح۔ اسلئے اسکے تغیر و تبدیل میں بہی کوئی فایدہ معتد بہا نظر نہیں آتا۔ بناءً علی ہذا ناچار اُنہی اصول کو الآن کماکان مسلم و بحال رکہکر تمام رسم الخط اور طرز کتابت اسلاف کے مطابق ہی ہوگا۔ اور اسی پر صحت و تغلیط کا مدار رہے گا۔

رسم الخط افغانی بلحاظ اصلیت و مواقع استعمال حروف مخصوصۃ الشکل

نمبر	نام حروف مخصوص الاستعمال	افغانی	[illegible]	مثال	اصلیت و مواقع استعمال
۱	ټ	ٹ	ٹ	غټ	تائے معقودہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔
۲	ډ	ڈ	ڈ	ډک	دال معقودہ کی "
۳	ړ	ڑ	ڑ	لاړ	رائے معقودہ کی "
۴	ځ ـ څ	ز	ز	ځائ	جسکا اصل جیم تازی افغانی الاصل یا منقول از فارسی ہو۔
۵	ژ	ج	ج	ژبہ	جسکا اصل تلفظ زی ـ ژ) کا مجموعہ ہو۔
۶	ږ	گ	گ	بزبرہ	جسکا اصل ژ افغانی اور کاف عجمی کا مجموعہ تلفظ ہو۔
۷	ګ	گ	گ	ګلہ	عام کاف عجمی کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر آخر کلمہ میں ہو تو اسکی شکل یوں ہوتی ہے۔ ګ۔
۸	څ	س ـ ث	س ـ ث	څوک	جو فارسی الاصل جیم فارسی ہو۔ یا خاص پشتو لفظ۔
۹	ښ *	خ	خ	خوښ	جو اصل میں فارسی کا شین ہو تفرقہ مابین کیلئے اسکی یہہ شکل ہوتی ہے۔
۱۰	کښ	کِ	کِ	پہ کښ	اصل میں کش یعنے دو حرفوں کا مجموعہ ہے۔
۱۱	ڼ	ن	ن	بانړہ	نون غنہ ہے۔ صرف خٹکوں کے لہجے میں یوں لکھا جاتا ہے۔

حرکات و سکنات و ما یتعلق بہا

(۱) **عامل**۔ وہ ہے جسکے سبب اواخر کلمات میں کچھ تغیر پیدا ہو۔ مثلاً حرف ندا وغیرہ۔

ف سلہ * تمام فارسی الاصل الفاظ جن میں شین ہو اور نیز وہ افغانی الفاظ جنکو خٹک شین سے پڑھتے ہیں دونوں اس شکل سے مکتوب ہونگے۔ نہ یہ کہ جسکا تلفظ خ ہوگا وہ اس سے لکھا جائے گا۔ ۱۲

(۲) **ناصب** - وہ عامل ہے جسکے سبب کسی کلمہ کے اخیر نصب یعنی زبر پڑہی جاتی ہے -

(۳) **اعراب** - وہ حرف یا حرکت ہی جو کسی عامل کے اقتضا سے کسی اسم کے اخیر پڑہی جاوی -

(۴) **ټکی** - نقطے کو کہتے ہیں -

(۵) **غُوَرْوَندی** - یا **غُورَندی** سکون یا جزم کو کہتے ہیں -

(۶) **پیښ** - پیش یا ضمہ کو کہتے ہیں -

(۷) **زُوَر** - زبر کو کہتے ہیں -

(۸) **زیر** - کسرہ کو کہتے ہیں -

(۹) **شدّ** - تشدید کو کہتے ہیں -

(۱۰) **حرکت بَیْن بَیْن** وہ ہی جو حرکات ثلثہ اور سکون چاروں کے بیچوں بیچ ادا ہوتی ہے - اسکا تلفظ نہایت ہی صعب ہے - مثلاً شَئل (بیس) کے شین - اور سپَئک (ہلکا) کے سین اور پ کی حرکت - اسکی علامت اکثر ایک امزہ یعنی (ء) ہوتا ہی - اور کبھی کچھہ نہیں لکھتے - اسکی نظیریں اردو اور انگریزی میں بہت ہیں مثلاً لفظ پیاز کی (پ) اور لفظ سکول کے سین کی حرکت - یعنی نہ تو پوری حرکت ہی اور نہ سکون کیونکہ ابتدا بساکن محال ہے اسواسطے اکثر لوگ بسبب عدم قدرت ادا جو مستلزم ثقل ہے اُنکے اوّل الف بڑہا کر غلط بولتے ہیں -

القاب حروف

اکثر وہ القاب جو عربی اور فارسی میں حروف کیلئے آتے ہیں وہ پشتو میں بھی علی العموم پائی جاتے ہیں مشہور اور متعارف اور عامہ کے بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں - بالتخصیص جو کسی خاص معنے سے پشتو زبان میں آتے ہیں وہی یہاں بیان کیجاتی ہیں تاکہ لاطائل اطناب نہو - وہ یہ ہیں -

(۱) **نون ترنّم** - وہ نون زایدہ ہی جو بعض صیغوں کے آخر اسجاع اور نیز جواتیم مصارع میں بغرض تتمیم وزن لایا جاتا ہے - یہ عربی اشعار میں آتا ہے - مثلاً نون لفظ کوینْ اس شعر میں - ؎

دغرہ لہ سرہ می راہوپ کر بودی لگیادہ شرمخان جُونیان کوینْ

یہہ نون اکثر مفتوح ہوتا ہے - اور کبھی اسکے آخر (ہ) بھی زیادہ کر دیتے ہیں -

(۲) نون غنّہ - وہ نون ہے جو اتصال خیشوم یعنی تینسیر میں ادا ہوتا ہی - جیسے لفظ رکونہ ہیں

(۳) واو وصل - وہ واو مفتوح زایدہ ہے جو خاص ٹھکونکی بول چال میں بعضے موقع پر کلمات کے اوّل آتی ہے - جیسے - وَخہ کاندِ (کیا کرتا ہی) وَچادَ بارہ (رکھنے واسطے) وچاوتہ (رکھیکو) وغیرہ ہیں -

(۴) واو جمع - وہ واو مجہول ہی جو بحالت جمعیت آخر اسما لاحق ہوتی ہے - جس صورت میں جمع کا صیغہ فاعل فعل متعدی ماضی سیا مستعمل بحروف متغیرہ ہو شلاً دَ سرو کار - سرو ولیدم میں سرو کی واو - اصل میں یہہ سری ہی - چنانچہ بعض قومیں اسکو اصل کے موافق استعمال کرتی ہیں -

(ف) یہہ واو جس حالت میں کہ اسم کے آخر ہائی مختفی ہو منفرد لکھی جاتی ہے - اور تب اسپر ایک ہمزہ بھی زور کیلئے لگایا جاتا ہے شلاً دجملۂ وخلقو - دهمهٔ و وارو -

(۵) واو تجرید - وہ واو مضموم ہی جو استمراری صیغوں پر داخل ہو کر انکو مجرّد اور موقت بنا دیتی ہے - جیسے کورہ اور وکورہ -

(۶) واو الحاقی - وہ واو مضموم ہی جو اکثر افعال پر بغیر زیادت کسی خاص معنے کے زاید ہو کر جزو بلا انفک بنجاتی ہے جیسے ولید - وُکوت - وغیرہ ہیں -

(۷) ھائی خفی - وہ ساکن ہ ہے جسکی پہلی حرکت بین بین ہو جیسے خرہ (بہت سی گدہے) غلۂ (بہت سے چور) وغیرہ ہیں -

(ف) اسمیں اور ہائی مختفی میں یہہ فرق ہی کہ اسکا ما قبل مفتوح ہوتا ہے - جیسے لفظ تخنہ - اور بنخہ - ہیں -

(۸) یائی ملیّنہ - وہ یائی ساکن ہی جسکا ما قبل مفتوح ہو اور نرم پڑہی جاوے - جیسے لفظ رگنا) اور سری (آدمی) کی ری) -

(۹) یائی مثقلہ - وہ یا مشدد ہی جسکا ما قبل مفتوح ہو اور زور سے پڑہی جاوے - امتیاز کیلئے

کبھی اُسپر ایک امزہ بھی لکھا جاتا ہے شلاً لکئ (دُم) سپڈئ (کتیا) کی (دی)

(ن۱) حرف مُبْهَم وہ حرف ہی جسپر حرکت بین بین ہو۔ اِسکی علامت اکثر ایک امزہ ہوتاہے شلاً څټ (گردن) مَټ (بازو) کے پہلے حروف ۔

بحث اسم

معرفہ و نکرہ

معرفہ کی علامت دَغَه - هَغَه - دا - اور نکرہ کی څوك - څا - څه - ہی شلا دغه سړی - هغه هلك سی خاص آدمی اور معین لڑکا مراد ہی - اور چا سړی ویلی دی - کسی شخص نے کہا ہی - څوك سړی به وی (کوئی آدمی ہوگا) څه څیز خودی - (کچھہ چیز تو ہے) ان سے غیر معین شخص اور چیز مراد ہوتی ہے ۔

(ف) - هیڅ - نور - هر - بل - نور - جو کلمات عمومیت ہیں اکثر اسمائے نکرہ پر زیادہ کیجاتی ہیں - شلاً هیڅ څوك نه وائی (کوئی بھی نہیں کہتا) هیڅ څیز نه لرم (کچھ چیز بھی نہیں رکھتا ہوں) هیچا نه وایم (کسیکو نہیں کہتا) هیڅوک اور هیچا اصل ہیں هیڅ څوك - اور هیڅ چا ہی هر څه شته (سب کچھ ہے) بل څوك څو نه وائی (اور کوئی نہیں کہتا) نور څه څو نه لرم - (اور کچھہ تو ہیں نہیں کہتا) فرق یہہ ہے - کہ هیڅ - خاص نفی ہیں مستعمل ہوتا ہی - اور هر - زیادہ اثبات ہیں - اور بل مفرد ہیں - اور نور - جمع ہیں ۔

مضمرات

ضمایر فاعل

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع غائب	واحد غائب
مونږ	زه	تاسو	ته	هغوی	هغه
ہم	ہیں	تم	تو	وہی	وہ

(ف) جب ضمیر فاعلی کسی فعل ماضی متعدی کا فاعل ہو تو خاص اس صورت میں بجائے **دهغه** **ته - زه** کے **هغه** بہائے خفی - **تا - ما** - سے مستعمل ہوگا اور نیز اسی صورت میں واحد غایب مونث کے لئے **هغی** بولا جائے گا - مثلاً

هغه	زید -	وو هلو	مارا
هغی		وهلی دی	مارا ہے
تا		وهلی وه	مارا تها
ما		وهلی بہ وی	مارا ہوگا

وغیرہ

ضمایر منفصلہ مفعول

واحد غایب	جمع غایب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
هغه ته	هغوی ته	تا ته	تاسو ته	ما ته	مونږ ته
" له	" له	" له	" له	" له	" له
اسکو	ان کو	تجهکو	ہم کو	مجهکو	ہم کو

(ف) جب ضمیر مفعول کسی فعل ماضی متعدی کا مفعول واقع ہو تو اسوقت خاص بجائے هغه بہائے خفی - اور تا - اور ما - کی **هغه** بہائے مختفی - اور **ته** - اور زه - بولینگے - اور ان کے ساتھ علامت مفعولیت یعنے ته - اور له - اِسحالت میں ہرگز نہیں آئیگی - مثلاً

	هغه	وو هه	اس کو مارا
زید	ته	وو هلی	تجهکو مارا
	زه	وو هلم	تجهکو مارا

ضمایر متصلہ مفعول

مطلق غایب	مطلق مخاطب	مطلق متکلم
وژ	در	را

(۱) یہ تین لفظ جب لازم صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں تو ظرفیت اور جانب کا معنے دیتے ہیں جیسے ورتلل اسکی طرف جانا۔ درتلل تیری طرف جانا۔ راتلل میری طرف آنا۔ وغیرہ۔

(۲) متعدی صیغوں کے ساتھ مفعول کی ضمیریں ہوتی ہیں۔ جیسے وربخښل اسکو کوئی چیز بخشنا۔ دربخښل تمکو بخشنا۔ رابخښل مجھے بخشنا۔

(۳) کبھی جزو کلمہ ہوکر پھر بھی مفعولیت اور ظرفیت کا فائدہ دیتی ہیں۔ جیسے کول کا معنے کرنا ہے اور بانضمام ان ضمیروں کے اسکا معنے دینا ہو جاتا ہے۔ الا ہر ایک کی خصوصیت کے لحاظ سے اس کے معنے میں فرق آ جاتا ہے جیسے ورکول۔ اسکو دینا۔ راکول مجھے دینا۔ درکول تجھے دینا۔

(۴) کبھی انکو مخفف کرکے مفعول کی علامت یعنے ته۔ له لگا کر یوں کہتے ہیں۔

وله - وته	درله - درته	راله - راته
اُسے	تجھے	مجھے
اُنہیں	تمہیں	ہمیں

(۵) راله۔ کی جگہ فقط لاله بھی بر سبیل ترادف مختصة المحل استعمال ہوتا ہے۔

ضمائر اضافیہ منفصلہ

واحد غایب	جمع غایب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
دَهغه	دَهغوی	ستا / دَتا	ستاسو / دتاسو	خما / دَما	خمونږ / دَمونږ
اُسکا	اُنکا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا

(۱) دَهغه۔ ہائے خفی پڑھا جائیگا۔ صرف یہ ہی صیغہ مذکر کے لئے ہے۔ فقط اسکی جگہ مؤنث کے واسطے دَهغې مستعمل ہوگا۔ اور باقی سب صیغے مشترک ہیں۔

(۲) نمبر (۲) کی ضمیریں یعنے جو مخاطب و متکلم کے واسطے دَ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہیں۔ وہ صرف افریدیوں اور خٹکوں سے مختص ہیں۔

ضمایر اضافیہ متصلہ

جمع مخاطب و متکلم معاً	واحد مخاطب	واحد متکلم	مطلق غایب
مُو - مُه - مُ	(۱) دِي	(۱) مِي	(۱) ئ
	(۲) دِ	(۲) مِ	(۲) ي

ضمایر منفصلہ اضافیہ تو مضاف پر مقدم ہوتی ہیں۔ مثلاً دهغه کار - اُسکا کام وغیرہ اور متصلہ موخر آتی ہیں جیسے کار مِ - میرا کام - کار د - تیرا کام - وغیرہ -

ضمایر متصلہ فاعل

جو متصل ضمیریں اضافی ہیں وُہی ضمایر متصلہ فاعلیہ بھی ہیں - مثلاً زید مِ وُنیوه - میں نے زید کو پکڑا) آس يِ ورکړ - اُسنے گھوڑا دیدیا - عُمر دِ وُلید - تو نے عمر کو دیکھا - وقس علے ہذا -

(ف) انکا تسمیہ بضمایر متصلہ صرف عربی کے تتبع اور اختصار اور عدم استحصال مطلب براسہ کے لحاظ سے ہے - ورنہ جیسا عربی اور فارسی میں اُنکا اتصال ہوتا ہی ویسا یہاں نہیں -

ضمیر مشترک

پشتو زبان میں لفظ خپلَ - یا خُپلَ - بھی علے سبیل الاشتراک ضمیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے - جس طرح کہ فارسی میں لفظ **خود** - اور اُردو میں لفظ اپنا آتا ہی الاّ خپلَ زبر سے حالت فاعلیت میں اور سکون سے حالت اضافی میں آئیگا مثلاً زید نن خپل راغی - زید آج خود آگیا - بکر خپل کار وکړ - بکر نے اپنا کام کیا -

حالت مفعولی میں خاص اِس لفظ کی جگہ ځان مستعمل ہوگا جیسے ته ځان وژنی تو اپنے آپ کو مارتا ہے - مونث کے صیغوں کے لئے خاص لفظ خپل سے کے آخر ہاے تانیث زیادہ کرکے

خپله کہینگے۔

اسماءِ اشارات

	واحد	جمع
قریب	دا - دہ - دَی - دِي - دَغہ	دَيُّ - دُوی
بعید	ھغہ - ھغی -	ھغوی - ھغیؓ

(۱) دا - عام ہے - مطلق اشیاء - اور ذی روح مذکر اور مونث واحد اور جمع سب کیلئے آتا ہے - مثلاً
دا اسپی - دا ښځه - دا لرګی - دا سپی - دا اسپی - دا ښځې - وغیرہ -
(۲) دَہ - دَی - بہائے خفی - ویائے ملینہ - یہہ دونو بحالت حذفیت مشار الیہ مستعمل ہوتے ہیں -
لیکن خاص مذکر ذی عقل کے لئے آتے ہیں - مثلاً دہ و ھلم (اس شخص نے مجھے مارا)
دی ناجوړ دی (یہہ بیمار ہے) اُنکے مقابلے میں مونث کیلئے دَہ کی جگہ دِی - اور
دَی کی جگہ دا مستعمل ہوگا جیسے دا وائی یہہ عورت کہتی ہے - دِي وَیلّی دي -
اس عورت نے کہا ہے -
(۳) دہ اور دَی میں فرق یہ ہے کہ دہ - (ھغہ - تا - ما - چا - کی طرح
صرف فاعل فعل متعدی ماضی کیلئے - اور نیز حروف مغیرہ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے - اور
باقی حالتوں میں عموماً دَی آتا ہے -
(۴) جب مشار الیہ مذکور ہو تو مذکر اور مونث دونو کیلئے بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی
دي - بیائے مجہول آتا ہے - مثلاً دي سړي وَوِ (اس شخص نے کہا) دِي
ښځې وُلید - (اس عورت نے دیکھا)
اور بصورت لزوم وغیرہ ونیز مطلق حال و مستقبل میں - مذکر مونث دونو کے لئے - دا
آیا کرتا ہے - (۵) ھغی مونث کیلئے آتا ہے - اور ھغہ مذکر کے واسطے -
(۶) محل تشبیہ میں داسی (ایسا) ھسی (ویسا) بولتے ہیں - اصل میں ھغہ سے تھا -

موصولات

څوک چه - جوکوئی - کم چه - جونسا - چا چه جس کسی نے - څه چه - جوکچھ

هرځوك - جو کوئی کہ - هرڅه - جو چیز -
اِنکا استعمال بعینہ - حروف استفہام کیطرح ہی جنکی تفصیل ابھی آتی ہے -

اِسم استفہام

(۱) څوك - (کون) - چا - (کس نے) - څه (کیا) یہہ تینوں تعین ذات کے سوال کے محل میں آتے ہیں - اِلّا پہلے دونو ذی عقل کے واسطے - اور تیسرا اشیا اور غیر ذی عقل کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً څوك سړی دی - (کون آدمی ہے) چا ویلی دی - کس نے کہا ہے - څه څیز دي - کیا چیز ہے - کبھی څه - حقارت کے موقع پر ذی عقل کے لیے بھی بولا جاتا ہے - مثلاً دا څه سړی دی - یہہ کیا آدمی ہے یعنے کسی کام کا نہیں - کبھی جملوں کے اخیر میں بھی آتا ہے جیسے ړوند ئی څه - کیا تو اندھا ہے -

(ف) چا - اور څوك - میں یہہ فرق ہے - کہ پہلا بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی اور حروف مغیّرہ یعنے (حروف جارہ - وعلامات مفعول - وحرف اضافت وغیرہ) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - اور دوسرا باقی حالتوں میں - ورنہ غلط ہوگا - مثلاً دَ چا آس - چا ته وائی - چا ویلي دي - ایسے مواقع پر څوك نہیں استعمال ہوسکتا - نیز چا کا مستفہم منہ مذکور نہیں ہوتا - اور څوك کا ہوتا ہے -

(۲) کُم بصیغہ مذکر اور کُمه بصیغہ مؤنث (ہر دو بحرکت بین بین) عام تعین کے لئے آتے ہیں - اور اُنکے ساتھ مستفہم منہ اکثر مذکور ہوا کرتا ہے - جیسے کم سړی - کونسا آدمی - کمه ښځه - کونسی عورت - کم کاڼړی - کونسا پتھر - کمه لښته کونسی چھڑی -

کبھی یہہ لفظ مکان کے لئے بھی آتا ہے جیسے هغه کم دی - یعنے وہ کہاں ہے -
جس جگہ کہ انسان کے سوا اور کسی حیوانات کی تعین ذات سے سوال ہو - یا چا کے مشار الیہ کے مذکور کرنیکی ضرورت پڑے تو ان دونو صورتوں میں کم کا لانا فصیح ہوگا - مثلاً (کم سړي ته وائی کم خر آخلی) بہ نسبت چا سړی ته وائی اور څه خر آخلی - کی فصیح ہے - بلکہ یہی صحیح

اور وہ غلط ہے۔

(ف) - لفظ څه - کے ساتھ جب مستفہم منہ مذکور نہو۔ تو اس صورت میں فعل اور کلمہ ربط۔ ہمیشہ بصورت جمع ہوگا۔ جیسے څه دي - کیا ہے - څه وُو - کیا تہا - اور اسیطرح لفظ بنه اور بد و ما یشابہما جب انکے ساتھ موصوف مذکور نہو۔ اور نیز تمام مصادر۔ مثلاً بنه دِ کړي دي - تونے اچھا کیا ہے - لوستل گران دی - پڑہنا مشکل ہے۔

(۳) څو - استفہام تعداد ی کے لئے آتا ہے - جیسے څو کس - کتنے آدمی۔
اسکے مستفہم کے آخر اگر غیر حروف علت و ہائے مختفی وخفی ہو۔ تو زبر پڑہی جاتی ہے۔
نیز اسکا مستفہم ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہی ہوگا۔

(۴) څومره - مطلق مقدار کیلئے جیسے څومره غواړې - کتنا مانگتا ہے۔

(۵) کَلّه - زمانے کے لئے جیسے کله به راشې - کب آئیگا۔

(۶) چرْته - مکان کے لئے آتا ہے جیسے چرته زې - کہاں جاتا ہے۔

(۷) وَلّي - څلّه - سببیّت کے واسطے جیسے وَلّي راغلې - تو کیوں آیا - څله زې کیوں جاتا ہے - څله - اصل میں څه له تہا۔

(۸) څنګره - کیفیت کے محل پر آتا ہے جیسے څنګره دي - کیسا ہے - اصلمیں څه رنګه کا مقلوب ہے۔

اسم تصغیر

تصغیر کی علامتیں یہہ ہیں۔

(۱) ی - ملیّنہ جیسے خانګ سے خانګی (گُنڈالی) کندول سے کندولی (پیالی) هلک سے هلکی - بچونگڑا وغیرہ - اِس یائے ملیّنہ کو مثقلہ بنانے سے مونّث کا صیغہ بنجاتا ہے۔

(۲) ړَیّ - ییائے مثقلہ مونّث کے لئے مثلاً کوزہ سے کوزړيّ (چھوٹا کوزہ) کندو سے کندوړيّ (چھوٹا بھڑولا) - اور یائے ملیّنہ سے مذکر کا صیغہ بنجاتا ہے - مثلاً خسی خسړي (چھوٹا تنکا)۔

کبھی اس علامت کے پہلے نون غنہ لگا کر نڑی بولتے ہیں۔ مثلاً کوزنڑی۔ کوہنڑی۔ خسنڑی وغیرہ۔

(۳) کی۔ جیسے منب وس سے منب وسکی۔ چھوٹی پگڑی۔ کټ سے کټکی (کھٹولا) چھوٹی چارپائی۔ کور سے کورکی (چھوٹا گھر) اسمیں (ر) پر زبر بھی پڑھی جاتی ہے۔

مونث کے صیغوں کیلئے (ی) ثقلہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً نته سے نتکۍ۔ (نتھڑی) اور پوزه سے پوزکۍ (چھوٹا ناک) سپږه سے سپږکۍ (چھوٹی جوں)

(۴) ګی۔ جیسے ټټو سے ټټوګی (ٹٹوا) کافر سے کافرګی۔ جولا سے جولاګی۔ هندو سے هندوګی۔ یہہ تصغیر سب حقارت کی غرض سے ہے۔

مونث کے صیغے کے واسطے (ی) کو ثقلہ کر دیتے ہیں جیسے کوټه سے کوټګۍ (کوٹھڑی) اور کټ سے کټګۍ (چھوٹی چارپائی)۔

(۵) وټی۔ اخیر میں حرف علت ہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سړی سے سړوټی (مردوا) لړکی سے لړکوټی (چھوکری) منګی سے منګوټی (ٹھلیا)۔

مونث کیواسطے (ی) مجہول کر دیتے ہیں جیسے جنۍ سے جنوټې (چھوٹی لڑکی)۔

(۶) وړی۔ وری جیسے هلک سے هلکوړی (چھوکرا) مږک سے مږکوری (چوہے) ګډ سے ګډوری (برہ)۔ چرګ سے چرګوړی (چوزہ) الا بز سے بزګوړی (بکروٹا) خلاف القیاس ہے۔

(۷) وکی۔ جیسے ډنډ سے ډنډوکی (ڈبرا) وړ سے وړوکی (چھوکرا) هډ سے هډوکی۔ (چھوٹی ہڈی) مونث کیواسطے (ی) مجہول ہو جاتی ہے۔ مگر چاړه سے چړوکی خلاف القیاس ہے۔

(۸) کوټی۔ بیائے تلیینہ مثلاً ځلمی سے ځلمی کوټی (نوجوان)۔

اسم آلہ

اسکے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں صرف سماع پر موقوف ہے۔ کبھی مفرد ہوتا ہے۔ کبھی مرکب مستعمل

ہوتا ہے - اسکے چند مشہور اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

لُغَرَیٔ -	اُکھلی	رَنبیَ -	گھرپا
مُوْلیٔ -	مُوسل	لُور -	درانتی
اُورلگرُوْنی -	گڑنا - چمٹا	غَلبِیل -	چھننی
بناخیٔ -	ترینگل	تبخیٔ -	تابہ
یُوم -	کہی - بیلچہ	مچغنه -	گوپیا
داندچ -	دہننک	لَتْ -	گھڑکی
سَنکیٔ -	بارنوڑ	پرتوغابن -	ازاربند
دَبلیٔ -	سنگلی - بلٹ		

اسم ظرف

ظرف کے صیغے دو طرح کے ہیں - مکانی - اور زمانی - ہم ہر ایک کے مشہور اور ضروری اسماء ذیل میں لکھتے ہیں -

ظروف زمان

اُوس -	اب	لا -	ابھی - ابتک
پُخوا -	پہلی	بیگاشپه - نیره شپه -	دی شب
بیا - پسْنَنه - ورستو -	پہر	صباشپه -	کل رات کو
نن -	آج	بیگا -	شام
پرُوْن -	دیروز - کل	سحر -	فجر
اُوبِمه وُرځ -	پر پیروز	ماښختن -	وقت نماز خفتن
لااوبِمه وَرځ -	پس پر پیروز	شومه دَم -	لوگ سوتے وقت
صَبا -	فردا کل	نِیمه شپه -	آدہی رات
بل صَبا -	پس فردا	پیشمنی -	سحری

سحر مال - علی الصباح

نمر خاته - سورج نکلنے وقت

څاښت - دس بجے دن کے

غرمه - دوپہر

ماسپښين - نماز پیشین

ماز یګر - نماز دیگر

نمر پر غرغره / نمر پریوانه } سورج ڈوبتے وقت

نماښام - نماز شام

لرغونی - دوخته (وختی) } سویرے

ناوخت - دیر سے

پله پسې - پے در پے

تل - ہمیشہ

چرې - کله - کبھی

کله نه کله - کبھی نہ کبھی

هر کله - ہمیشہ

هاله - تب - اُسوقت

فصول اربعه

سپرلی - پسرلی - بہار

منی - خریف

اوړی - تابستان

ژمی - جاڑا

ایام اُسبوع

خالی - شنبه

اتوار - یکشنبه

ګل - پیر - دوشنبه

نهی - سه‌شنبه

د شروع ورځ - چارشنبه

د زیارت ورځ - پنجشنبه

جمعه - اَدینه - جمعہ

اسمائے شهور

(د میاشتو نامې)

قمری

(۱) حسن حسین - محرّم

(۲) ګل تشکره - سپره - صفر

(۳) وړومبی خور - ربیع الاول -

(۴) دویمه خور - ربیع الثانی

(۵) دریمه خور - جمادی الاُولے

(۶) څلورمه خور - جمادی الاُخرے

(۷) بزرګه میاشت / دخدائی میاشت } رجب

(۸) شوقدر - شعبان

(۹) روژه - رمضان -

(۱۰) وړوکی اختر - شوال

(١١) میانه - خالی - ذی القعده

(١٢) لوئی اختر - ذوالحجہ

شمسی

١ وساك - بیساکھ - اپریل

٢ جیټ - جیٹھ - مئی

٣ هاړ - اساڑھ - جون

٤ پشکال - ساون - جولائی

٥ بادرو - بھادوں - اگست

٦ آسو - آسُن - ستمبر

٧ کتک - کاتک - اکتوبر

٨ مکر - آگھن - نومبر

٩ پوه - پوس - دسمبر

١٠ مانه - ماگھ - جنوری

١١ پکنړ - پھاگن - فروری

١٢ چیتر - چیت - مارچ

سنین

کال - سال

سبنکال - اب کے سال

پرُو ہکال - پرار - سال گزشتہ

اورم کال - پرپرار تیسرے سال

دمخی کال - بل کال - اگلے سال آئندہ سال

کالوسر - سال بھر

سردکال - ابتداہی سے

ظروف مکان

جہات ستّہ

پورته - پاس - لاندې - اوپر

ښکته - کوز - باند - ښکې - نیچے

مخکې - وړاندې - آگے

ورستو - په شا - پیچھے

ښی لاس - دائیں ہاتھ

کینڼ طرف - ګس لاس - بائیں ہاتھ

حدود اربعہ

قبله - نمر پریوانه - مغرب - پچھم

عشرق - نمرخانه - مشرق - پورب

قُطب - شمال - اُتر

سُهیل - جنوب - دکن

دلته - دلي - هیسته - یہاں

هلته - هوري - هورته - وہاں

دَننه - اندر

بهر - باہر

چاپیره - اردگرد

خوا و شا - آس پاس

لِرې - دور

نژدې - نزدیک

هِستہ۔ ادہر	شرپھّار۔ پانی کی آواز
وَرِیسته۔ اُدہر	کرکھار۔ کھڑکنے کی آواز
نژدے۔ پاس	غپّھار۔ بھونکنے کی آواز
لیرته۔ دور	دڑھار۔ مارنیکی آواز
ہرچرته۔ ہرجگہ	دبھّار۔ ٹھکورنے کی آواز
چرته۔ کدہر	شنرھار۔ زیوروں کی آواز
ہیچرته۔ کسی جگہ	خرپھّار۔ کاٹنے کی آواز
دِی لوری۔ اسطرف	ٹمرھار۔ بکنے کی آواز

دِی خُوا۔ ″	
دِی پلوٗ۔ ″	

اسم عدد

یو۔	۱
دُوَه۔	۲
درِي۔	۳
څلور۔	۴
پنځه۔	۵
شپږ۔	۶
اُوه۔	۷
آته۔	۸
نهه۔	۹
لس۔	۱۰
یوٗلس۔	۱۱
دُولس۔	۱۲
دیارلس۔	۱۳

اسم تفضیل

کلمات ذیل کے لگانیسے تفضیل کے معنے پیدا ہوتے ہیں۔ ډیر۔ زخت۔ بی شا نه بیحّده۔ بلا۔ کاپر۔ غټ۔ کټه۔ لوئی آفت جیسے کا فرملادی۔ یعنے بڑا مُلّا ہے۔

اسم صوت

ہر چیز کی آواز کیلئے الگ نام ہی۔ الّا اکثر اسمائے اصوات کے اخیر لفظ ھار ہوتا ہی۔

مثلاً

شرنکھار۔	روپیوں کی آواز
شرقھّار۔	تلواروں کی آواز

څوارلس۔	۱۴
پنځه لس۔	۱۵
شپاړس۔	۱۶
اُوه لس۔	۱۷
اَتلس۔	۱۸
نُولسَ۔	۱۹
شل۔	۲۰
یَو وِیشت۔	۲۱
دُوَه وِیشت۔	۲۲
دْ ر وِیشت۔	۲۳
څلیر وِیشت۔	۲۴
پنځه وِیشت۔	۲۵
شپږ وِیشت۔	۲۶
اُوَه وِیشت۔	۲۷
اته وِیشت۔	۲۸
نَهَه وِیشت۔	۲۹
دِیرش۔	۳۰
څلوِیښت۔	۴۰
پنځوس۔	۵۰
شپېته۔	۶۰
اَوْیا۔	۷۰
اَتیا۔	۸۰
نوی۔	۹۰
سل۔	۱۰۰
زر۔	۱۰۰۰
لک۔	۱۰۰۰۰۰
کروړ	۱۰۰۰۰۰۰۰

(۱) یَو کی مونث یَوَه۔ ہے۔ اور باقی تمام اعداد مذکر اور مونث کے لئے مشترک ہیں۔ مثلاً دوه سړی۔ دوه ښځې وغیرہ

(۲) شل۔ کا لفظ مونث ہے اسلئے اسکی جمع شلې۔ بزیادت یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے دوه شلې سړی۔ درې شلې ښځې۔

(۳) سل کی جمع لفظ سو کے اخیر ہائے مختفی یا صرف ایک زبر کے زیادہ کرنیسے بنجاتی ہے۔ اور اُسطرح زر۔ اور لک اور کروړ کی جمع بنتی ہے جیسے دوه۔ سوه درې زَر۔ څلور لکَ۔ پنځه کروړَ وغیرہ۔

(۴) مُنتہی الجموع میں شل اور زر کے آخر لفظ کُونه یا کُونَ۔ اور سَو بجائے شل، اور لک اور کروړ کے اخیر ونه۔ یا ونَ لگاکر شلګونَ۔ بیسوں زرګونَ۔ سَوونَ۔ سیکڑوں۔ لکونَ

لاکھوں۔ کروروں۔ کروڑوں۔ کہتے ہیں۔

(۵) تمام اعداد اور معدودات کے آخر باستثنائے لفظ یَو اور یوی۔ حروف متغیرہ (یعنی حروف جارہ۔ وحرف اضافت۔ وحالتِ ندا۔ وبعض ظروف کے ساتھ ونیز بصورت فاعلیت فعل ماضی متعدی کے وا مجہول زیادہ کیجاتی ہے۔ اِسوقت اخیر میں ہائے مختفی ہو۔ تو گرجاتی ہے۔ مثلاً

لسو کسوو وهلم۔ دس آدمیوں نے مجھے مارا۔ پنځو سوو ځلکا نوله سبق ور کړه۔ شپېتو ورځو کښ به وُکړم۔ شلو سړوو وُلیدم۔ په سوو نو خلق راغله۔ دوو شلو کسو کار دي۔ زرکو نو د پاره نه دي۔ اي اتلسو ښځو راتولی شئ۔

(۶) صفت عددی میں مذکر کے لئے یَو سے وُړُومبَی (پہلا) اور مونث کے لئے وُړومبۍ (پہلی) بہائے متقلہ۔ اور باقی اعداد کے آخر مذکر کیلئے میم ماقبل حرکت بَین بَین لگا دیتے ہیں۔ اگر اخیر میں ہائے مختفی ہو تو اُسوقت گر جاتی ہے۔ اور دوہ میں میم سے پہلے یائے لینہ بھی زیادہ کیجاتی ہے۔ مونث کیواسطے مذکر کے صیغے کے آخر ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے دُوَیم۔ دوسرا۔ دریم۔ چوتھا۔ لسم۔ دسواں الخ دُوَیمه۔ دوسری۔ دریمه تیسری الخ

(۷) تاکید عددی کے لئے مطلقاً یو میں یو اځې (اکیلا) کہتے ہیں۔ اور باقی اعداد کے آخر لفظ واړه۔ لگا دیتے ہیں۔ جیسے دواړه (دونو) دري واړه۔ (تینو) الخ

(۸) اضعاف کے لحاظ سے یَو شنوی (اکیرا) بَرغ۔ دوہرا۔ دري بَرغَ (تہیرا)۔ څلور برغ۔ چوہرا۔ بولا جاتا ہے۔ اِس سے زیادہ مستعمل نہیں۔

(۹) مقابلے کیلئے یو په یو۔ برابر یو په دوه۔ دوچند یو په دری۔ سہ چند الخ بولا جاتا ہے۔

(۱۰) کسور میں پاو۔ پا۔ څلورمه برخه ¼۔ نیم۔ نیمی۔ ½۔ دریمه برخه ⅓۔ دری پاوه ¾ پاو باندی یو ۱¼ نیم پاوه ⅛ یونیم ۱½ پاو کم دوه ۱¾ اکیله بولا جاتا ہے۔

اسم منسوب

صفت نسبتی کلمات و علامات ذیل کے لگانے سے بنائی جاتی ہے۔

(۱) یالَی ۔ بیائے ملینہ جیسے جنگیالَی ۔ لڑاکا ۔ ننگیالی ۔ غیرت والا ۔ توریالي ۔ تلوار یا بہادر زغریالي ۔ زرہ پوش وغیرہ ۔ اسوقت اسماء کی اخیر کی ہائے مختفی گرجاتی ہے۔

(۲) جَن ۔ ژن جیسے غمجن غمگین ۔ کبرجن متکبر ۔ مکرجن فریبی وغیرہ ۔ اسوقت بھی اخیر ہائے مختفی گرجاتی ہے جیسے اوبہ سے اُوبجن ۔ آبگین ۔ تبہ سے تبجن بخار والا ۔

(۳) مَن ۔ جیسے دولتمن دولت والا ۔ سودمن فایدہ والا ۔ خوږمن ۔ ہمدرد ۔

(۴) ناك ۔ جیسے زیمناك ۔ سیلی زمین ۔ سلیخناك چپٹنے والی چیز ۔ بُویناك بودار وغیرہ

(۵) ن ۔ جیسے پمَن ۔ کوڑا ۔ کرِمن ۔ کرم خوردہ ۔ خیچن ۔ میلا کچیلا ۔ خیرن ۔ چرک آلود ۔ اخیر میں (ی) ملینہ یا ہائے مختفی ہو تو نسبت کیوقت گر جاتی ہے جیسے چنجَی سے چنجن (یعنی کرم خوردہ چیز) ۔

(۶) نَی ۔ بیائے ملینہ جیسے صبانَی فجر والا ۔ بیگانَی رات والا ۔ مخکینی اگلا ۔ پُخُوانی پہلا ۔ ښکینی نچلے ملک کا رہنے والا ۔ پورتَنی اوپر والا ۔ پاسنی اوپر لے ملک کا باشندہ ۔ پَروینَی کل کی چیز ۔ نننَی آج والے ۔

(ف) بعضے اسماء میں بغرض تخفیف بعضے حروف کو جیسے پرون کا نون اور پرونہ کی ہ ۔ اور سل کلنی (سو برس کا) کی سل کا لہ ۔ کا الف حذف کر دیا گیا ۔ ٭

(۷) یَ ۔ یائے ملینہ جیسے کابلَی ۔ کابل والا ۔ پیښوری پشاور والا وغیرہ ۔

(۸) وال ۔ جیسے بنیروال ۔ بنیر کا باشندہ ۔ یا احمق ۔ چملہ وال ۔ چملہ کا باشندہ ۔ بائی وال ۔ پتی دار ۔ شریک ۔ وغیرہ

(ف) یہہ اکثر علامتیں مذکر کیلئے ہیں ۔ مونث کیواسطے جب اسم منسوب کے آخر (ی) ملینہ ہی بجائے اسکے

٭ اس علامت کا ما قبل اگر غیر حرف علت ہو تو مفتوح ہو جاتا ہے جیسے پاسنی بین اور ہائے مختفی یا واو مجہول ہو تو حذف ہو جاتی ہے جیسے میرہ سے میرنی سوتیلی ما کا بیٹا ۔ اور ورستو سے ورستنی ۔ ۱۲

یلئے منتقلہ اور بعض صورتوں میں لفظ (نرہ) بنون غنہ لگا دو۔ اور باقی صورتوں میں صرف اخیر میں ہائے مختفی بڑہا دو۔

اسم مصدر معہ اقسام و علامات

مصدر کی عام علامت پشتو زبان میں ل ہے جیسے راتلل۔ آنا تلل۔ جانا۔ کتل دیکھنا وتل نکلنا وغیرہ۔

اِس زبان میں بھی اُردو اور فارسی کیطرح مصدر تین قسم پر ہے (۱) وضعی جو اصلمیں اسی معنے کیلئے بنایا گیا ہو۔ اسکی مثالیں صدر میں گذر گئیں۔ (۲) ترکیبی جو کسی اسم یا صفت کے آخر متعدی کیلئے لفظ کول بمعنے کرنا اور لازم کیواسطے لفظ کیدل۔ بمعنے ہونا۔ کے لگا نیسے بنجاتا ہے جیسے پخلاکول راضی کرنا۔ اور پخلا کیدل راضی ہونا وغیرہ۔ کبھی کول کی جگہ صرف لفظ وُل اور کیدل کی جگہ یدل لگا دیتے ہیں۔ اور یہی بغرض تخفیف زیادہ مستعمل ہوتا ہے جیسے غوړیدل چرب ہونا غوړول۔ تہند اکرنا۔ چکنا کرنا۔ جو لفظ غوړ بمعنی چرب سے بنایا گیا ہے (۳) جعلی۔ جو علامات مذکورۃ المصدر کے بغیر اور کسی علامت منجملۂ علامات مخصوصۂ مفصلۂ ذیل کے لگا نیسے مصدری معنے پیدا کرتا ہے جیسے زړه ورتیا۔ دلیری۔ ناجوړتیا بیماری۔ زړه ورتوب۔ دلیری۔ سړی توب۔ آدمیت وغیرہ۔

کل مصادر وضعیہ اور ترکیبیہ کثیرۃ الاستعمال تو بترتیب حروف ہجا کتاب کے اخیر میں مندرج ہیں۔ یہاں ہم مصادر جعلیہ کے بنانیکے قواعد لکھتے ہیں۔

علامات مصدر جعلی

(۱) توب۔ جیسے مینتوب عاشق ہونا۔ کافرتوب کافر ہونا وغیرہ۔

اخیر میں یائے لینہ ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے سړتوب۔ آدمیت۔ ځلمي توب جوانی طولانی اسم کے اخیر کی (ی) بالکل حذف ہو جاتی ہے جیسے لیونی (باولا) سے لیونتوب دیوانگی۔ مړنی (دلیر۔ بہادر) سے مړنتوب۔ خربیشی۔ سرکوزی۔ سرنیتی (ہے بمعنی سود رخنزیر) سے خربیشتوب۔ سرکوزتوب۔ سرنیتوب

آتا ہے۔

(۲) تیا۔ جیسے ناجور (بیمار) سے ناجورتیا۔ کمزور سے کمزورتیا۔ کمبخت سے کمبختیا۔ یہاں اجتماع مثلین سے بغرض تخفیف پہلی (ت) حذف ہوگئی۔

(۳) ستیا۔ مثلاً میلمه (مہمان) سے میلمستیا (مہمانی) اور یہہ قلیل الاستعمال ہے۔

(۴) سه۔ جیسے تنگ سے تنگسه۔ تنگدستی۔ افلاس۔

(۵) والی بیای ملینہ جیسے اوږد (لنبا) سے اوږدوالی بمعنے لنبائی۔ اور پلن (چوڑا) سے پلنوالی۔ چوڑائی۔ سور (لال) سے۔ سوروالي۔ کلک (مضبوط) سے کلکوالی۔ وغیرہ۔

(۶) ولي۔ جیسے عزیز۔ اور خپل (عزیز) سے عزیزولی خپلولی۔ ورور (بہائی) سے ورورولی۔ برادری۔ قام (قوم) سے قام ولی۔ ہمقومی۔ رشتہ داری۔

(۷) تون۔ جیسے بیل (جدا) سے بیلتون بمعنی بچھوڑا۔ جدائی۔ کندہ (بیوہ) سے کندتون۔ اخیر میں (ه) یا ہای ملینہ ہو تو حذف کردیتے ہیں جیسے میږی سے میږتون (چیونٹی کا گھر) اور یہہ اتفاقی ہے۔

احکام مصدر

(۱) کل مصادر وضعی اور ترکیبی۔ جب حروف متغیرہ و تابع متغیرہ کے ساتھ استعمال کیجاتی ہیں۔ تو انکی اخیر ایک واو مجہول لزوماً زیادہ کیجاتی ہے جیسی راتللو دپارہ۔ کتلو کښې ډتللو وغیرہ۔ اس صورت میں کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو بھی حذف کر لیتے ہیں جیسے وتل سے په وتو کښې۔ نیول سے نیو ولره۔ وغیرہ۔

(۲) تمام مصادر کے فعل اور روابط اور ضمیریں بلحاظ انکے اسم جنس ہونیکے ہمیشہ جمع آتے ہیں۔ جیسے کښېنل کړان دی۔ کنځل ئې کړي دي۔ لښتلي دي و۔ ګنډل م نه دي زده۔ وغیرہ۔

(۳) بعض لوگ لام مصدری کو ه خفی سے بدلکر لیدلی سرلیده۔ کښل سے کښه

تلل سے تلہ وغیرہ بولتے ہیں۔

تغیرات مصدر ترکیبی

مصادر ترکیبیہ کے بنانیکے وقت بعضے بعضے اسماء اور صفات میں خاص خاص مواقع پر بغرض تخفیف کسیقدر تغیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) جن اسماء ثلاثی کے درمیان واو مجہول ہو اکثر وہ حذف ہو جاتی ہے اور اُسکا ماقبل مفتوح کر دیتے ہیں جیسے سُوړ (ٹھنڈا) سے سړیدل۔ موړ (سیر) سے مړیدل۔ کوږ (ٹیڑھا) سے کږیدل۔ زُوړ (بوڑھا) سے زړیدل وغیرہ۔ الا تُور (کالا) سے توریدل آتا ہے۔ بحذف واو کہنا غلط ہوگا۔

(۲) صورت مصدر کی بعضے الفاظ میں واو برحال رکھکر مفتوح بنا دیتے ہیں۔ جیسے خور (بکھرا ہوا) سے خُوَریدل۔ خُوږ (میٹھی) سے خُوَږیدل۔

(۳) آخر اسماء و صفات صحیحہ کو متحرک کر دیتے ہیں وُل سے پہلے مفتوح اور یدل سے اول مکسور۔

(۴) آخر میں ہائے مخفی ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے تېره (تیز) سے تېرَوُل وغیرہ۔

(۵) بعضے اسماء جنمیں واو معروف کے بعد نون غُنّہ آتا ہے وہاں بھی نمبر اول کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے کُوڼړ (بہرا) سے کڼړول۔ بوڼر سے بَڼرول۔ اس صورت میں اگر طولانی اسم ہو تو اخیر کا حرف حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے دْرُوند (بھاری۔ سنگین۔ معزز) سے دَرَنول۔

مصدر لازم و متعدی و مجہول

مصادر ترکیبیہ میں متعدی کی نشانی کول۔ یا وُل ہے۔ اور لازم کی کیدل یا یدل۔

مصدر مجہول کے بنانیکا یہہ قاعدہ ہے کہ مصدر وضعی کے آخر یائے مجہول لگا کر اخیر میں لفظ کیدل زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے وَهل (مارنا) سے وهلې کیدل (مارا جانا) وغیرہ۔

حاصل مصدر

حاصل مصدر کے بنانے کے قاعدے یہہ ہیں۔

(۱) کبھی لام مصدر کو حذف کر کے ہائے مخفی لگا دیتے ہیں مثلاً تله۔ راتله آمد و رفت کہنبستنه

پاسیدہ (نشست و برخاست - ختنہ - کوزیدہ - چڑھاؤ - اُتار - وغیرہ -

(۲) کبھی لام مصدری کو حذف کر کے اخیر میں لفظ تہ بنون مشدد لگا دیتے ہیں جیسے ساتل رکھنا سے ساتنہ - رابنکل (ملامت کرنا) سے رابنکتہ - رتل (گھومنا) سے رتنہ وغیرہ -

(۳) کبھی مصدر کے لام کو حذف کر کے لفظ وُن بواو معروف لگا دیتے ہیں جیسے کنہل سے کنہُون - نرل سے نرون - الّا کہ یدل سے کہ ون (ملاپ - آمیزش) خلاف القیاس ہے -

(۴) کبھی لام مصدری کے بجائے ن لگا دیتے ہیں - اسوقت علامت مصدر کا ماقبل اگر واو مجہول ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے لمسوّل سے لمسون (ہکانا) خرخول سے خرخون (فروخت) لتول سے لتون (تلاش) کہ ول سے کہ ون (آمیزش - رلا) پریکول سے پریکون (فیصلہ) چکاوٹی - لنکول سے لنکون - بیاہنا - جننا -

(۵) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل حذف کر کے ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں شلاً شوکول سے شوکہ (لوٹ) نسنول سے تبنتہ (شکست - گریز) جوڑول سے جوڑہ (سازش - صلح) وغیرہ

(۶) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل دور کر کے ہائے مختفی لگا دیتے ہیں شلاً پبنیدل سے پیبنہ (اتفاق) پوھیدل سے پوھہ سمجھ - جوڑیدل سے جوڑہ -

(۷) کبھی صرف لام مصدری گرا نیسے حاصل مصدر بنجاتا ہے جیسے کرل (بونا) سے کر دکشتکاری)

(۸) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل گرانیسے بنتا ہے جیسے غوبلول سے غوبل - خرخول سے خرخ - تیلوھل سے تیل - تولیدن سے تول - (ہتھیار کا چلنا) -

(۹) کبھی صرف لام یا وُل کو آخر مصدر سے حذف کر کے لفظ خت یا بنت لگاتے ہیں - جیسے منل سے منخت - سپارل سے سپاربنت (سفارش) سبنالول سے سبنالخت (سجاوٹ) جوڑیدل سے جوڑبنت (سازش)

(۱۰) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل حذف کر کے تُون لگا دیتے ہیں - جیسے گُنڈیدل سے گُنڈتون (بیوگی) بیلیدل سے بیلتون (جدائی) کثرت استعمال سے (ی) گر کے بلتون ہو گیا -

خلاف قیاس حاصلمصدر

پشتو زبان میں حاصلمصدر کے بعض صیغے خلاف قواعد بالا کے بھی آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں

استوگنه (بود و باش) او‌ځیدل سے	خواست (مانگنا) غوښتل سے
پرسوب (سوجن) پړسیدل سے	پخلی (پکوان) پخیدل سے
ځوړنه (دکھلائی) ځیل سے	پیژندګلی (شناخت) پیژندل سے
خلاصی / رغیدن (رہائی) خلاصیدل سے	چلند (چلانا چلن) چلول سے
	سوی (جلن) سول سے
سورلي (سواری) سوریدل سے	مخ توری (سیاه روئی) مخ تورول سے

اسم فاعل

مصدر کے لام کو حذف کر کے اخیر میں لفظ ونکی یا ونی ـ ہر دو بواو معروف و یائی بلینه لگادیتے ہیں مثلاً تلل سے تلونکی ـ تلونی (جانیوالا) ویل سے ویونکی ـ ویونی (کہنے والا) وغیرہ جمع مذکر میں (ي) معروف ہو جاتی ہے اور مونث کیلئے مطلقاً (ی) مجہول ہوتی ہے ـ جیسے راتلل سے ـ گردان

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
راتلونکی سړی ـ	راتلونکي سړي	راتلونکې ښځه ـ	راتلونکې ښځې
راتلونی	راتلوني	راتلونې	راتلونې

اسم مفعول و صفت مشبہ

(۱) مصدر وضعی ہیں سے تو مطلقاً لام مصدری کو مشدد کر کے واحد مذکر کیلئے مصدر کے آخر یائی بلینه اور جمع مذکر کیو اسطے یائی معروف اور مونث کیلئے مطلقاً یائی مجہول لگادیتے ہیں ـ جیسے وژل (مارنا) سے وژلی ـ

(۲) کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں ـ جیسے تلل (جانا) سے تلی ـ وتل (نکلنا) سے وتلی وغیرہ ـ

گردان

جمع مونث	واحد مونث	جمع مذکر	واحد مذکر
وژلې ښځې	وژلې ښځه	وژلي سړي	وژلی سړی
تللې ״	تللې ״	تللي ״	تللی ״

(۲) مفعول یا صفت کے چند صیغے قاعدہ بالا کے خلاف بھی آتے ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

راغلی - راتلل سے - ملاست - سملاستل سے - کړی - کول سے - شوی -

کېدل سے ناست - کېنناستل سے - ورکړی - ورکول سے -

(۳) مصدر ترکیبی سے بعد حذف علامت مصدر لازم میں تو اسم اصلی یا صفت تام کے آخر لفظ شوی اور متعدی میں کړی زیادہ کر دیتے ہیں - مثلاً خوږېدل (زخمی ہونا) سے خوږ شوی اور خوږ کړی - مړېدل سے مړ شوی - مړ کړی کہینگے -

(۴) اطلاق مفعول تمام صیغوں پر فارسی کی طرح بہ لحاظ مشاکلت و مشارکت فی العلامت ہے - ورنہ لازم مصدروں سے مفعول نہیں آسکتا - اسلیے جو لازم سے مشتق ہیں وہ صفت مشبہ کے صیغے کہلاتے ہیں

بیان تذکیر و تانیث

علامات مذکر

(۱) جس اسم جامد کے آخر یائے ملینہ ہو وہ اکثر مذکر ہوتا ہے - جیسے لرګی (لکڑی) کاڼي (پتھر) وغیرہ

(۲) جسکے آخر یائے معروف ہو - مثلاً نائی (نوآ) دوبي - خونی - وغیرہ -

(۳) جسکے آخر ہائے خفی ہو - مثلاً اوړه (آٹا) ویښته - (بال) میړه (خاوند) وغیرہ

(۴) جسکے آخر واو لین یا معروف ہو مثلاً منډو (دالان) کنډو - کنډو - وغیرہ -

(۵) جسکے آخر یائے موقوف ہو مثلاً لوئ - ښوئ -

علامات تانیث

(۱) جس اسم کے آخر یائے مشغلہ ہو مثلاً سپوږمۍ (چاند) ځېلۍ (چیلی) مرۍ (گلا - منکا) وغیرہ

(۲) جسکے آخر ہائے مختفی ہو - مثلاً ښځه (عورت) کنډه - لښکه وغیرہ -

(۳) جسکے آخر یائے معروف ہو مثلاً ښادي - آشنائی - وغیرہ -

(۴) جسکی آخر واو مجہول ہو مثلاً ښنادو (شارک) ښادو ۔ بیزو (بندری وغیرہ)۔

(۵) جسکی آخر یائے مجہول جمیع مبدل از ہائے مختفی ہو۔ شلاً ابری (خاکستر) خولي (لپینا) شُملی (چھاچھ) وِینی (لہو) غِتي (کانٹی) نبنی (کی کی پہلی) واوری (برف) وغیرہ

مونثات سماعیّہ

پشتو زبان میں عربی کیطرح مونث کے کئی صیغے ہیں جنمیں بظاہر کوئی علامت تانیث نہیں بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ اُنکی صفات اور افعال اور روابط ہمیشہ مونث ہی ہونگے۔ خواہ دوسری زبان میں وہ مونث نہوں۔ کثیر الاستعمال اور مشہور اسما ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

بُرسنن ۔ لحاف	نروَر ۔ بہو	مُصلیّ ۔ جانماز	شمخ ۔ غار
پلتن ۔ فوج	ہا ۔ انڈہ	میاشت ۔ چاند مہینہ	لوھار ۔ دنہڑ
ترور ۔ پھوپھی	مُلا ۔ کمر	ناوِي ۔ دُلہن	لمن ۔ دامن
څُنګل ۔ کہنی	ښُن ۔ انبارع ۔ سوت	وَرځ ۔ دن	منګل ۔ پنجہ
دُرشل ۔ چوکہٹ	بمبیچو ۔ بنولہ	یور ۔ دیور کی بیبی	میچن ۔ چکی
بِرمنز ۔ کہنگی	تندار ۔ چاچی	شا ۔ پیٹھ	نندرور ۔ نند
غوجل ۔ گئو خانہ	ښنادو ۔ شارک	بورجل ۔ جگہ	وُریځ ۔ بادل
لار ۔ رستہ	رُونډار ۔ بہابھی	نربنخ ۔ مکہیالی	غوا ۔ گائی
لُور ۔ لڑکی	سنن ۔ سوئی ستون	څرمن ۔ کہال	نیا ۔ نانی
مُور ۔ ماں	کوژدن ۔ کوڑمائی	خُور ۔ بہین	ژړا ۔ رونا
میرمن ۔ بیبی	لانبو ۔ تیرنا	زانګو ۔ بہگوڑا	رنړا ۔ روشنی

غلا ۔ چوری

قواعد تانیث ذی روح

(۱) جس اسم مذکر کے آخر یائے لین ہو اُسکی مونث بیائے مشدّد ہوگی مثلاً سپَي (کتا) سے سپیٔ (کتیا) اپریدَی (آفریدی) سے اپریدۍ ۔ اُوسَی (ہرن) سے اوسۍ وغیرہ

(۲) جس اسم مذکر کے آخر یائے معروف ہو اُسکی مونث کیلئے (ی) اخیر سے حذف کرکے لفظ (نړه) بنون غنّہ لگا دیتے ہیں جیسے دوبي سے دوبنړه - نائی سے نائینړه - ھاتی سے ھاتنړه موچی سے موچنړه - یعنے دہوبن - نائن - ہتھنی - موچن -

(۳) جس اسم مذکر کے آخر ون بواو معروف ماقبل نون موقوف ہو تو اُسکی مونث میں دونو کو حذف کرکے اخیر میں لفظ نړه - بنون غنّہ لگا دیتے ہیں - اور حرف ماقبل علامت کو مفتوح کردیتے ہیں مثلاً شپون (گڈریا) سے شپنه - شکونړ (سہی) سے شکنړه - پښنون سے پښننه -

(۴) جس اسم مذکر کے آخر ہائے مختفی ہو اُسکے ماقبل مونث کیلئے نون مفتوح زیادہ کردیتے ہیں مثلاً کوربه (گھروالا) سے کوربنه - غوبه (گوالا) سے غوبنه - میلمه سے میلمنه -

(۵) جس اسم مذکر میں کوئی خاص علامت نہو اُسکی مونث کیلئے اکثر ہائے مختفی زیادہ کردیتے ہیں مثلا چرګ (مرغا) سے چرګه - اوښ (اونٹ) سے اوښه - خر سے خره -

(۶) بعضے مونثات حقیقیہ (یعنے جنکے مقابلے میں نر ہو) خلاف القیاس آتی ہیں - جنمیں سے مشہور مشہور ذیل میں لکھی جاتی ہیں -

مونثات حقیقیہ خلاف قیاس

آس - گھوڑا	ترلور - چچیرا بھائی	میښه - بھینس	جینۍ - لڑکی	آرتینه - عورت
اسپه - گھوڑی	ترله - چچیری بہن	لیور - دیور	تره - چچا	غوی - بیل
پلار - باپ	خښتن - خاوند	ندرور - درانی	ترور - چچی پھوپھی	غوا - گائی
مور - ماں	ښځه - بیبی	نارینه - نر	خوردی - بھانجا	میړه - خصم
اوښی - خسرپورہ	زوئ - بیٹا	مادینه - مادہ	خورزه - بھانجی	میرمن - مالکانی
ښینی - سالی	لور - بیٹی	نیکه - نانا - دادا	ځلمی - جوان لڑکا	ځوم - جنوائی
پلندر - سوتیلا باپ	سخر - سسر	نیا - دادی - نانی	پیغله - جوان لڑکی	نږور - بہو
میره - سوتیلی ماں	خواښی - ساس	هلک - لڑکا	سړی - مرد	وراره - بھتیجا

وُریَرہ بہنجی - وُرور - بہائی - خور - بہین -

افراد وجمعیّت

طریق جمع مذکر

(۱) جس اسم مفرد کی آخر (ی) ملینہ ہو - اُسکی جمع بیائے معروف ہوگی - جیسی کُو ونگی سے کُو ونکي - سُپیٔ سے سپی - سری سے سري - وغیرہ -

(۲) جسکے آخر یائے معروف ہو اُسکی جمع بزیادت (ان) الف ونون ہوگی جیسی کسبی سے کسبیان - خونی سے خونیان - دوبی سے دوبیان - وغیرہ

(۳) غیر ذی روح کی جمع اکثر بزیادت لفظ (وُنہ) بواو معروف ہوتی ہے جیسے غمونہ - کور ونہ (گہر) نوکونہ (ناخن) - کبھی صرف نون مفتوح پر اکتفا کرکے ہائے مختفی حذف کردیتے ہیں - جیسے کالون (سال) بنرون (بن)

(ف) اخیر میں ہ ہو تو حذف کردیتے ہیں - جیسی زبرہ (دل سے زبرونہ - وغیرہ -

(۴) ذی روح کے بہی اکثر اسمائے مفردہ اس قاعدہ بالا کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسی لیور سے لیورون - آس سے آسونہ - خبنتن سے خبنتنون - اگر آخر میں ہ ہو تو حذف ہوجائیگی - جیسی نرہ اور نرون - ینکہ اور نیکونہ - مگر چند اسماء ذیل اس قاعدہ کے برخلاف آتے ہیں (میرہ سے مرون - ورارہ سے وریرون - ورور سے ورونرہ - خوئی سے خامن)

(۵) اکثر ذی روح کی جمع (ان) سے بہی ہوتی ہے جیسی مار (سانپ) سے ماران - لرم (بچھو) سے لرمان - خوم سے خومان - غوی سے غویان - فارغہ (کوا) سے فارغان - وغیرہ - اخیر میں ۃ ہو تو فارسی کیطرح گاف سے بدلجاتی ہے - جیسے لیوہ سے لیوگان گرگا کا بچا) سے کاگان - شادو سے شادوگان - خلاف قیاس آتے ہیں -

(ف) بعضے اسمائی اشیا بہی اس قاعدہ کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے غُنبہ (کلولہ) سے غنبان - خُنبہ (گہنگری) سے خنبان - وغیرہ -

(۶) جس اسم مفرد مذکر کے آخر الف ہو اُسکی جمع فارسی قاعدہ کے موافق بزیادت لفظ (یان)

ہوگی مثلاً مُلاّ سے مُلاّیان - آشنا سے آشنا یان وغیرہ -

(۷) جن اسماء کے ماقبل آخر واو ساکن ہو انکی جمع میں اکثر واو کو الف سے بدلا کر اخیر میں (ہ) خفی لاحق کر دیتے ہیں جیسے شپون سے شپانہ - شپول (باڑہ - آغول) سے شپالہ - سُوړ (ٹھنڈا) سے ساړہ - زوړ (بوڑہا) سے زارہ - کوږ (ٹیڑھا) سے کاږہ - مگر سُور (سوار) سے سوارہ - خوږ (میٹھا) سے خواږہ - خلاف القیاس ہے -

(ف) بعضے اسماء جیسے لړمون سے لړمانہ - بلتون سے بلتانہ - کنډتون سے کنډتانہ - زنکون سے زنکانہ جو بر سبیل ترادف مستعمل ہیں - وہ قاعدہ بالا سے مستثنیٰ اور حقیقت میں مفرد بصورت جمع ہیں - الا دونوں میں فرق یہہ ہے - کہ جو بصورت جمع ہیں وہ صرف حروف مغیرہ (بغیر حرف اضافت وحروف جارہ - وحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی وغیرہ) کے ساتھ مستعمل ہونگے - مثلاً د لړمانہ خُوږی - په بلتانه کښې - د زنکانه سترګه - وغیرہ -

(۸) جن اسمائے مذکر کے آخر ہائے مختفی ہے - جمع میں اُنکے (ہ) سے پہلے (ان) بڑہا دیتے ہیں - جیسے غُویَہ (گوالا) سے غوبانہ - میلمہ (مہمان) سے میلمانہ - کوربہ (گھروالا) سے کوربانہ -

(۹) اسمائے اصوات میں بغرض تواتر و تکرار لفظ ھار - آخر میں بڑھا دیتے ہیں - جیسے ډز سے ډزھار - ترنگ سے ترنگھار - شر سے شرّھار - پوچ سے پوچّھار -

(۱۰) بعضے اسماء مفردہ خود جمع کا معنے دیتے ہیں - ایسے اسماء کو اسم جنس کہتے ہیں - جنکا اطلاق قلیل وکثیر پر علی السویہ ہوتا ہے - مثلاً وابنہ (گھاس) ویښتہ (بال) کُچ (مکھن) رانجہ (سرمہ) -

(۱۱) بعضے اسماء کے آخر جمعیت کیلئے ہائے خفی زیادہ کر دیتے ہیں - جیسے غل (چور) سے غلہ - مل (ساتھی) سے مله - خر (گدہا) سے خرهٔ -

طریق جمع مونث

(۱) جن اسماء کے آخر الف ہو انکی جمع اکثر بزیادت لفظ (وی) بیائے مجہول بنتی ہے۔ مثلاً
ژړاسی ژړاوی۔ ہلا سے ہلاوی۔ مگر یہہ افغانان پشاور کا لہجہ نہیں۔

(۲) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے ثقیلہ ہو اُسکی صورت جمع میں ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسی
سپوږمۍ۔ نوړۍ۔ (لقمہ) وغیرہ۔

(۳) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائے معروف ہو۔ جمع میں یائے ثقیلہ سے بدل ہو جاتی ہے جیسے
بَدِي سے بدۍ۔ خواري سے خوارۍ۔ شوړلي سے سوړلۍ۔

(ف) حروف مغیرہ اور توابع مغیرہ کے ساتھ بحالت افراد یہی جمع مستعمل ہو گی۔ جیسے
سوړلۍ لہ۔ خوارۍ سپک کړم وغیرہ۔

(۴) جسکے آخر ہائے مختفی ہو جمع کیحالت میں یائے مجہول سے بدل جائیگی۔ مثلاً بنجه سے
بنجې۔ توره (تلوار) سے تورې۔ خره (گدھی) سے خرې۔ وغیرہ۔

(۵) کل مونثات سماعیہ کی جمع بزیادت کسرۂ اشباعی یا (ی) مجہول کی ہوتی ہے۔ مثلاً
لار (رستہ) سے لارِ یا لارې اور برستن سے برستنِ یا برستنې۔ ستن
سے ستنِ یا ستنې وغیرہ۔

(۶) جسکے آخر واو مجہول ہو اُسکی جمع بزیادت لفظ کانی بیائے مجہول کے ہو گی۔ مثلاً پیشو
(بلی) سے پیشوګانې۔ زانګو (ہگوڑہ) سے زانګوګانې۔ شادو سے
شادوګانې۔

(۷) جمع مونث کے بعضے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
خور	بہین	خوېندې	ندرور	نند	ندرورانې
لور	بیٹی	لونړه	نیا	نانی۔ دادی	نیاګانې

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
مور	ماں	میندي	نږور	بہو	نږویندی
یور	خاوند کے بہائی کی عورت	یونږه	ناوې	دُلہن	ناویانی

(۱) تمام جمع کے صیغے مطلقاً خواہ مذکر ہوں خواہ مونث - اور ویسی ہی اسمائے جنس - اور نیز جو اسمائے جنس کا حکم رکہتے ہیں - یعنے کل مصادر وغیرہ - جب فاعل فعل ماضی متعدی ہوں - یا حروف مغیّرہ (یعنی حرف اضافت - حروف جارہ - حرف ندا وغیرہ) کے ساتھ استعمال کئے جاویں - تو اُنکے اخیر ایک واو مجہول زیادہ کیجاتی ہے - اُس حالت میں اگر اُنکے اخیر یائے مجہول یا یائے معروف یا ہائے مختفی ہو - تو فصاحتہً حذف ہو جائیگی - بخلاف ختکوں کے کہ وہ اسکو ثابت رکھتے ہیں - مثلاً

اصلی		مغیّرہ	حالت
سړی	-	سړو وهلی یم	فاعل فعل متعدی
ښځې	-	ښځو	//
غلمی	-	غلمو	//
ښځې	-	د ښځو	//
بړستني	-	بړستنو کښی	حروف مغیّرہ کے ساتھ
میندی	-	میندو له	//
اَسونه	-	آسونو څخه	//
رونړه		ای رونړو	//

(۲) واو جمع کے لحوق کے وقت نمبر ۶ قاعدہ جمع مذکر کے الف سب حذف ہو جائینگے - مثلاً

اصلی	مغیّرہ
سواره	سورو وُلیدم

زاڼه	دزړه وعمرلپاره دی
کاڼه	په کړ ولړکوکښیبو تم
پاخه	پخوړ و څوونه څه وخوره
تاوده	نودواوبوکښ
خواږه	خوبړوکنوله مه زه

حالت فاعلی

(۱) فاعل ہمیشہ مفعول اور فعل پر مقدم ہوتا ہے۔ شلاً زید راغی (زید آیا) بکر زید ووهلو بکر نے زید کو مارا۔ الّا بصورت اضمار مفعول سے موخر ہوجاتا ہے۔ شلاً زید ئي ولید۔ زید کو اسنے دیکھا۔

(۲) بعض اسما جنکی توضیح اپنے اپنے موافقہ میں کیگئی ہے۔ بحالت فاعلیت فعل متعدی بصورت جمع استعمال کئے جاتے ہیں۔ شلاً سړی ووهلم (سړی) کی جگہ۔ اور سړو وُنیوم (سړی) کی جگہ۔

حالت اضافی

(۱) اسمائے ظاہرہ میں اضافت کی علامت (د) ہے جو فصاحتہً مضاف الیہ سے پہلے آتی ہے۔ شلاً د زید کور۔ زید کا گھر۔

(۲) مضاف الیہ مظہر ہو۔ تو مضاف پر مقدم آتا ہے۔ جیسا اوپر گذر گیا۔ اور اگر ضمیر ہے تو موخر۔ شلاً کار دِم۔ کار دِ۔ کار دئي۔ میرا کام۔ تیرا کام۔ اسکا کام۔

(۳) مضاف الیہ واحد میں مونث کی ہ یائے مجہول سے۔ اور مذکر کی (ی) بلینہ یائے معروف سے اور یائے معروف یائے مثقلہ سے بدل جائیگی۔ شلاً د ښځي څپنن۔ د سړي ښځه۔ د سوړلئي آس۔

(۴) مضاف الیہ جمع کا صیغہ۔ یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اسکے آخر وا مجہول زیادہ کیجائیگی۔ الّا اگر آخر میں ہ یا ی ہو تو حذف ہوجائیگی۔ شلاً د سړو خوئی۔

د بنځو کار - د خلقو مال - د راتلو وقت وغیره -

حالت مفعولی

(۱) مفعول اگر ضمیر نہو - تو فاعل سے پیچھے آئیگا - اِسکی علامت ئې تہ - ونه
له - لره ہوتی ہے -

(۲) بحالت افراد اور جمعیت اِسکی تصریف و تبدیل بعینہ مضاف الیہ کیطرح ہوتی ہے -
شلاً دی سړی ته - دغی ښځی له - سړو له - ښځو ته -

(۳) جو فعل اصل میں متعدی الی مفعولین ہو (خواہ دوسرا مفعول عبارت میں ندکور
نہو -) خاص اُس ہی صورت میں مفعول کی علامت لگائی جاتی - اور پہر خصوصاً پہلے
مفعول پر شلاً زید ته ورکړه - یہاں سی جو مفعول ثانی ہے - محذوف ہے - اگر
ایک ہی مفعول اصلی ہو تو وہاں علامت کا لگانا محض غلط ہوگا - شلاً زید ته
راوله - چودی ته راوړه - کہنا غلط ہے -

حالت ندائی

(۱) منادی مفرد مذکر کے اخیر اگر حروف مدہ اور ہائی مختفی نہو - تو ہمیشہ زبر پڑہی جاتی ہے -
جیسے ای پلاره ای ورورَ - اور اگر آخر میں یائے ملینہ ہو تو ہائی مختفی ہی زیادہ کردیتی ہیں جیسی
ای سړیه - آخر میں ہائی خفی - یا حروف مدہ ہوں تو کچھ تغیر نہوگا - جیسی ای نره -

(۲) مفرد موئنث کے آخر اگر حروف مدہ اور ہائی مختفی ہو تو کسرہ یا یائی مجہول پڑہتی ہیں جیسی
ای خورِ - ای برسنتی - ہائی مختفی ہو تو حذف کردیتی ہیں - جیسی ای ښځی -

(۳) منادی جمع مذکر او مونث یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اخیر میں واو مجہول لگا دیتی ہیں اسوقت
اُسکی اخیر کی (ی) بقول فصیح حذف ہو جاتی ہے - جیسے ای سړو - ای ښځو -
ای خلقو - ای بدّو - ای ګنځلو - خٹک لوگ ای سړیو بھی کہتے ہیں -

حالت وصفی

(۱) پښتو زبان میں صفت اپنی موصوف پہ جیسی کہ اُردو زبان میں ہے مقدم ہوا کرتی ہے -

(۲) صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ افراد اور جمعیت - تذکیر اور تانیث میں ضروری ہے -

	واحد	جمع
مذکر	مور سړی	ماړه سړی
مونث	مړه ښځه	مړې ښځې

(۳) جس اسم مفرد مذکر کے آخر یائے لینہ ہو اسکی جمع مذکر بیائے معروف - اور اسکی مونث مطلقاً واحد و جمع ہر دو کبھی بیائے مجہول اور کبھی بیائے ثقیلہ ہوگی - مثلاً تږی (پیاسا) نری (دبلا پتلا) - لیونی (باولا) پردی (بیگانہ) خوشی - (بیکار - آوارہ) - غلی (چپ چاپ) سے بتفصیل ذیل کہینگے -

واحد مذکر	جمع مذکر	مونث مطلقاً	
تږی سړی	+ تږي سړي	+ تږې ښځې	مونث بیائے مجہول
پردی "	+ پردي "	+ پردۍ "	مونث بیائے ثقیلہ
نری آس	+ نري آسونه	+ نرۍ آسپې	
کنجی ورکی	+ کنجي ورکي	+ کنجۍ ورکۍ	

(۴) جو اسمائے صفت اسمائے جنس ہیں - تذکیر کی حالت میں واحد اور جمع یکساں ہونگے - اور تانیث میں واحد کیلئے ہائے مختفی - اور جمع کیلئے یائے مجہول آخر میں زیادہ کیجائیگی - مثلاً کلک (مضبوط) سے

کلک سړي + کلک سړی	کلکه ښځه + کلکې ښځې
اوږد " اوږد "	اوږده " اوږدې "

اسی طرح اور اسمائے جنس مثلاً پلن (چوڑا) خوږ (میٹھا) سپک (ہلکا) - کلک (مضبوط) گډ (لنگڑا) لنډ (تھوڑا) نیغ (کھڑا) تیره (تیز) وغیرہ کی گردان کرو -

(۵) اکثر جن اسماء کے آخر ہائے مختفی خفیفہ ہو - وہ تذکیر و تانیث - افراد و جمعیت کی حالت میں تغیر نہیں کہاتے - بلکہ سب حالتوں میں علی التسویہ استعمال ہوتے ہیں جیسے ښه (اچھا) ښکاره - ظاہر - غوره (پسندیدہ) ناکاره (فضول) بله (بے قید مطلق العنان)

وغیرہ۔ مثلاً

جمع مونث	واحد مونث	جمع مذکر	واحد مذکر
سوچہ بنجی	سوچہ بنجہ	سوچہ سری	سوچہ سری

(۶) اکثر اسمائے صفت جنکا دوسرا حرف واو مجہول یا معروف ہو۔ اُنکی مونث بحذف واو وزیادت ہائے مختفی اخیر میں آتی ہے۔ اسوقت ما قبل واو پر فتح (زبر) لگا دیتے ہیں۔

مذکر: کونر۔ موړ۔ ړوند | کوږ۔ زوړ۔ سوړ
بہرا۔ سیر۔ اندہا | ٹیڑھا۔ بوڑھا۔ ٹہنڈا
مونث: کنړه۔ مړه۔ ړنده | کږه۔ زړه۔ سړه

(۷) جن اسمائے صفت کے اخیر کوئی علامت تانیث نہیں اُنکی مونث اکثر بزیادت ہائے مختفی آتی ہے۔ مثلاً خر سے خره۔ غل سے غله۔ مل سے مله۔ مړ سے مړه۔ وغیرہ۔

(۸) بعضے صیغے صفت مونث کے قواعد مذکورۃ الصدر کے برخلاف آتے ہیں۔ جن میں سے کثیر الاستعمال اور مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مذکر	معنے	مونث	مذکر	معنے	مونث
شین	ہرا	شنه	تور	کالا	توره
خوږ	میٹھا	خوږه	خوسر	بکھرا ہوا	خوره
تود	گرم	توده	دروند	بھاری	درنه
ترخ	کڑوا	ترخه	تریو	کھٹا	ترۀ
لوند	بھیگا ہوا	لونده	سور	لال	سره

(۹) پشتو زبان میں اسم صفت کیلئے یہہ لازم نہیں۔ کہ عربی کیطرح مادہ کے مطابق ہی ہو۔ بلکہ صرف سماع پر موقوف ہے۔ جیسے تنده (پیاس) سے تږی (پیاسا)۔ ولږه (بھوک) سے وږی۔ خوب (نیند) سے اوده (سویا ہوا)

(ن ۱) حروف مغیرہ یعنی دَ - اضافی اور علامت مفعول یعنی نہ - لہ - اور حروف جار یعنی لہ - نہ - کبن - سرہ - دپارہ وغیرہ) کے ساتھہ مستعمل ہو - تو اُسوقت صفت اور موصوف دونوں میں وہی تغیرات ہونگے - جو حالت افرادی میں ہوا کرتے ہیں -

(ف) اسی حالت میں لفظ زاہہ - ماہہ و امثالہا جمع کے صیغوں کے الف حذف ہوجاتے ہیں - جیسے دَ زُمو و سہ و آس - دَ سُمو و خلقو نظر وغیرہ

حالت نصبی

پشتو زبان میں بھی عربی کیطرح بعضے اسماء کے اخیر خاص حالتوں میں زبر پڑھی جاتی ہے - ایسی اسماء کو منصوبات کہتے ہیں - آٹھہ حالتوں میں اسم منصوب ہوتا ہے

(۱) جب پر (نا) حرف نفی داخل ہو - مثلاً نا قابل سہ ی وغیرہ -

(۲) جب پر (بي) کلمۂ نفی داخل ہو - جیسے بی تد رحاکم دی -

(۳) منادیٰ مفرد مذکر خواہ حرف ندا مذکور ہو خواہ محذوف جیسے ہلک راشہ -

(۴) څو - کلمۂ استفہام کا مستفہم عنہ جب صحیح الآخر ہو - جیسے څوکسَ دی -

(۵) بعض حروف جارہ جیسے لہ وغیرہ کا مجرور جیسے لہ کور دا غی -

(۶) معدود مذکر صحیح الآخر جس صورت میں کہ اسم جنس ہو جیسے پنځہ کسَ -

(۷) نون جمع بحالت خاصہ جیسے کالونَ - غمونَ وغیرہ -

(۸) لفظ ترکا (جب خماڈیں کے استعمال میں بمعنی لہ آتا ہے) مجرور مثلاً تر شاعری بد خہ نشتہ - شاعری سے کوئی چیز بُری نہیں -

(ف) بعض رسم الخط میں منصوبات کے اخیر ایک ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں -

بحث فعل

ماضی مطلق

قاعدہ۔ مصدر وضعی ہیں سے تو اکثر علامت مصدری یعنی لام کو اخیر سے حذف کرکے باستثنائی چند صیغوں کے ابتدا میں ایک واو مضموم لزوماً زیادہ کردیتے ہیں۔ مثلاً بھیدل سے وُبھِید۔ نریدل سے ونرید۔ کرزیدل سے وُکرزید وغیرہ۔

یہہ واو اگرچہ اصلی نہیں لیکن اسکا حذف کرنا کسی طرح جایز نہیں ہوتا۔ کیونکہ اسکے سوا صیغہ کا کوئی معنے نہیں ہوتا۔

جن صیغوں کے پہلے لفظ کِنِن یا وَر۔ دَر۔ راہو۔ اور نیز جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اُن پر واو داخل نہوگی۔

اُددید۔ پاخید۔ سلاست۔ پریوت۔ پرانیت۔ پربنود۔ پریسَت پرانیت۔ نَیَسْت۔

یہ واو ہمیشہ مضموم ہوتی ہے۔ مگر خاص جس صیغے کے پہلے الف ممدودہ ہو وہاں بلحاظ محاورت وخفت مفتوح پڑہی جائیگی۔ اور الف ممدودہ صرف الف ساکن ہوجائیگا مثلاً آلوتل سے وَالوت۔ آخیستل سے وَاخیست۔ وغیرہ۔

ماضی کے اخیر ہمیشہ سکون ہوتی ہے۔ اِلّا بعضے صیغوں میں حرف اخیر کو متحرک کرکے ہائی خفی اسکے آخر بڑہا دیتے ہیں۔ اور یہہ امر سماعی ہے مثلاً نیول سے ونیوہ۔ نخبنل سے وُنخبنہ۔ وژل سے وُوژہ۔ وغیرہ۔

متعدی صیغوں میں کبھی ضمیر مفعول یعنی یِ۔ وغیرہ بھی بیچمیں حایل ہوجاتی ہے۔ مثلاً وُیُ لید۔ کِنِبی یُ لیست۔ پری یُ لیست۔ وُ یُ نیوہ۔

رائیٔ وُست - وائیٔ خیست وغیرہ۔

اور مصادر غیر وضعیہ میں سے علامت مصدری یعنی کیدل یا یدل بصورت لزوم اور کوُل یا وُل بصورت تعدّی کو اخیر سے دور کرکے پورے کلمہ صفت کے بعد لازم میں لفظ شُه یا شُو بواو مجہول - اور متعدّی میں لفظ کړ زیادہ کردیتے ہیں مثلاً

ماضی مطلق (متعدی)		مصدر (متعدی)	ماضی مطلق (لازم)		مصدر (لازم)
پوخ کړ	(پکانا)	پخول	پوخ شُه	(پکنا)	پخیدل
کوږ کړ	(ٹیڑھا کرنا)	کږول	کوږ شه	(ٹیڑھا ہونا)	کږیدل
موړ کړ	(رجانا)	مړول	موړ شه	(رجنا)	مړیدل
سوړ کړ	(ٹھنڈا کرنا)	سړول	سوړ شُه	(ٹھنڈا ہونا)	سړیدل

ماضی مطلق کے چند صیغے خلاف القیاس ہیں - جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

ماضی		مصدر	ماضی		مصدر
وُشُه / وشُو	ہونا	کول	واخل	(گوندہنا)	آخل
وُلګښل	(نہانا)	لګښل	کښیښود	(رکھنا)	ایښل
وُلیکل	(لکھنا)	لیکل	بُوت	(لیجانا ذی روح کا)	بیول
وُکوشله	(دوہنا)	لوشل	لاړ	(چلنا)	تلل
ورا غی	(جانا)	وَرتلل	را غی	(آنا)	راتلل
وُوِ	(کہنا)	وَیل	وُکوت	(دیکھنا)	کتل
یُووړ	(لیجانا چیز کا)	وړل	وُکړ	(کرنا)	کوُل

راغی - اِسکی (ی) لام کا بدل ہے - گویا اصلیں راغل تہا - اور اسی اصل پر اِسکے تمام صیغے مبنی ہیں -

گردان فعل ماضی مطلق معروف

	غایب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
		لام یا ہائے مخفی -	یائے مجہول	یائے منقلہ -	میم ساکن	واو معروف
مذکر	پاخید	پاخیده پاخیدل	پاخیدی	پاخیدئ -	پاخیدم	پاخیدو
مونث	پاخیده	پاخیدِی	″	″	″	″

مونث کے لئے واحد غایب میں ہائے مخفی بڑھا دیتے ہیں اور جمع میں اسکو یائے مجہول سے بدل کر دیتے ہیں - باقی صیغے مشترک ہیں -

راغی - کی گردان راغل اصل سے کرینگے بدیں طریق -

مذکر { راغی { راغله / راغلل - راغِلی - راغَلئ - راغلم - راغلو
مونث { راغلَه راغِلی ″ ″ ″ ″ ″

کبھی - صیغۂ واحد غایب کے اخیر واو مجہول بھی زیادہ کر دیتے ہیں - مثلاً پاخید سے پاخیدو - اور راغی سے راغلو وغیرہ -

کبھی مصدر کے آخر باستثنائے صیغہ جمع غایب علامات مذکورۃ الصدر بڑھا کر استعمال کرتے ہیں - مثلاً پاخیدل سے

پاخیدلو - پاخیدل - پاخیدلی - پاخیدلئ - پاخیدلم - پاخیدلو

اس صورت میں ماضی استمراری کے صیغے سے مشابہ ہوتا ہے - لیکن فرق یہہ ہے کہ اس میں لام مصدری پر تلفظ میں بہت زور نہیں دیا جاتا - اور استمراری میں اسکے برخلاف ہوا کرتا ہے

فائده - فعل لازم میں تو گردان بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے - اور فعل متعدی میں بلحاظ مفعول کے - بلحاظ فاعل فعل میں کچھہ تغیر نہیں ہوتا - شلاً هغه وُلید لے آخر تک کہا جائے گا -

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ فاعل

هغه وُلید۔ هغوی وُلید۔ تا ولید۔ تاسو ولید۔ ما ولید۔ مونږ وُلید
وُ یې لید۔ وَ يې لید۔ وُ دِ لید۔ وُمُو لید۔ وُم لید۔ ومو لید

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ مفعول

وُ یې لید۔ وُ یې لیدل۔ وُ یې لیدې۔ وُ یې لیدئ۔ وُ یې لیدم۔ وُ یې لیدو
اُسکو اسکو دیکھا۔ اُنکو دیکھا۔ تجھے دیکھا۔ تمہیں دیکھا۔ مجھے دیکھا۔ ہمیں دیکھا
یہاں یې تو فاعل کی ضمیر ہے۔ اور فعل کے اخیر کی علامتیں سب مفعول کے لحاظ سے ہیں۔

قاعدہ ماضی مطلق مجہول

صیغۂ مفعول کے آخر لفظ شُو زیادہ کر کے علامات مذکورۃ الصدر لگا دیتے ہیں مگر واو مضموم بھی ابتدائی مواقع مخصوصہ پر ابتدا میں زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً لیدل سے۔
وُلید لی شو۔ وُلید لی شول۔ وُلید لی شوې۔ وُلید لی شوئ۔ وُلید لی شوم۔ مونږ وُلید لي شو
وہ دیکھا گیا۔ وہ دیکھی گئی۔ تو دیکھا گیا۔ تم دیکھی گئی۔ میں دیکھا گیا۔ ہم دیکھی گئی
کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً وُلیدَ ي شو۔ الخ۔

ماضی قریب

قاعدہ ۔ صیغۂ مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں کلمات ربط جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں زیادہ کر دیتے ہیں۔

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
یُو	یم	۔یٔ	۔یٔ	دي	دّي
بواو معروف		بیائے ثقلہ	بیائے مجہول	بیائے معروف	بیائے ملینہ

گردان ماضی قریب

وَتلٰی دّی ۔ وَتلی دي ۔ وَتلٰی یٔ ۔ وَتلٰی یٔ ۔ وَتلی یم ۔ وَتلی یو

وہ نکلا ہے ۔ وہ نکلے ہیں ۔ تو نکلا ہے ۔ تم نکلے ہو ۔ میں نکلا ہوں ۔ ہم نکلے ہیں

(ف) مونث کے صیغوں میں یائے مفعول سب جگہ مجہول ہوگی ۔ اور واحد غائب میں حرف ربط دَہ ہوگا ۔ باقی سب صیغے مذکر کی طرح ہونگے ۔

مذکر میں افراد اور جمع کیحالت میں مفعول کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا ۔

(ف) چونکہ ماضی قریب کے صیغوں کا بنانا مفعول یا صفت کے صیغوں پر موقوف ہے اسلئے مصادر ذیل سے بدیں طریق اشتقاق کیا جائیگا ۔

کیدل	سے	شوّی دی	راتلل	سے راغلی دي
کول	"	کړی دَ ی	ورتلل	" ورغلی دي
تلل	"	تلی د ي / لاړ د ی	ورکول	" ورکړی دی

کبھی ماضی قریب کے صیغۂ جمع غائب کے آخر ایک نون مفتوح یا بزیادت ہائے مختفی واسطے ترنم کے اسجاع اور قوافی میں زیادہ کیا جاتا ہے ۔ مثلاً

راغلی دَینَ ۔ تلی دینہ ۔ مسبلی دینَ ۔ وَتلی دینَ ۔

مفعول کے لحاظ سے مخاطب میں نون ترنم آتا ہے ۔ مثلاً

بادِ لہ اصل شونږی سري م بي ٭ یادِ پرِیان دَ هندستان منبلي بنه

مجہول کے صیغوں کیلئے مفعول یا صفت اور کلمۂ ربط دونوں کے بیچ لفظ شِوِّی لگا دیتے ہیں۔ اور تذکیر اور تانیث اور افراد اور جمع کی حالت میں اور دو جزوں کی طرح اس لفظ کی بھی گردان کیجاتی ہے۔ یعنے تذکیر میں تو مفرد کے لئے یائے ملینہ۔ اور جمع کے لئے یائے معروف۔ اور مونث کے واسطے مطلقاً یائے مجہول بدلا جائیگا۔ مثلاً

مونث   مذکر

لیدَلی شوی دَی۔ لیدلی شوی دي + لیدِلی شِوِی ده۔ لیدِلی شوِی دی

ماضی بعید

قاعدہ ۔ صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ یہاں بھی مفعول کے صیغے کی حالت افراد اور جمع اور تذکیر و تانیث میں بعینہ ایسی ہوگی جسطرح کہ ماضی قریب میں تھی۔

علامات

	غائب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
مذکر	وُه	وُو	وِي	وَئ	وُم	وُو
		واو معروف	یائے مجہول	یائے مثقلہ		واو معروف
مونث	وَه	وِي	״	״	״	״
	تلّی وُه	تلّی وُو	تلّی وِی	تلّی وَئ	تلّی وم	تلّی وُو
	وہ گیا تھا	وہ گئی تھی	تو گیا تھا	تم گئے تھے	میں گیا تھا	ہم گئے تھے
	تلّی وَه	تلّی وِي	تلّي وِيا	تلّي وَيَ	تلّی وُم	تلّی وُو
	وہ گئی تھی	وہ گئی تھیں	تو گئی تھی	تم گئی تھیں	میں گئی تھی	ہم گئیں تھیں

ماضی احتمالی یا شکیہ

قاعدہ - لازم میں صفت اور متعدی میں مفعول کے آخر علامات ذیل بڑھا دیتے ہیں -

متکلم		مخاطب		غایب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
بہ یو	بہ یم	بہ یَّ	بہ یِ	بہ وي	بہ وی

گردان ماضی احتمالی یا شکیہ

راغلّی بہ وي - راغلی بہ وي - راغلی بہ ئي - راغلی بہ یَّ - راغلی بہ یم - راغلي بہ یو

(ف) مفعول کا صیغہ مذکر میں بحالت افرادی تو بیائے ملینہ - اور بحالت جمع بیائے معروف اور مونث کیلئے مطلقاً بیائے مجہول ہوگا -

ماضی تمنا یا شرطیہ

صیغہ مفعول یا صفت کے آخر سب صیغوں کیلئے لفظ وَی بواو مفتوح اور یائے ملینہ لگا دیتے ہیں - طریق امتیاز دونوں میں یہہ ہے - کہ اگر حرف شرط یعنے کہ کے ساتھ مستعمل ہو تو شرطیہ ہوگا - اور اگر حرف تمنا یعنی کشکي وغیرہ کے ساتھ بولا جاوے تو تمنائیہ ہوگا -

گردان ماضی شرطیہ

کہ اگر	واحد هغه - نه - زه وہ تو ہیں	را غلّی وَی
	جمع هغوی - تاسو - مونږ وے تم ہم	را غلي وَی آتے

گردان ماضی تمنائی

راغلي وَي	جمع ۲ هغوی - تاسو - مونږ	
راغلی وَ ئي	واحد ۱ هغه - ته - زه	

(ف) ماضی شرطیہ کے مقابلے جزا میں جو ماضی ہوگی اُسپر لفظ بہ زیادہ کیا جاتا ہو۔
شلاً که واك خماوی نو دا کار به هیچری نه وُه شوَی۔

ماضی استمراری یا ناتمام

(۱) لازم میں لام مصدر کو حذف کرکے علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ شلاً راتلل (آنا) سے

گردان

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
واو معروف	میم ماقبل مبہم	یائے مثقلہ	یائے مجہول	لام - یائے خفی	واو مجہول
مونږ راتلو	زه راتلم	تاسو راتلئ	ته راتلې	هغوی راتله راتلل	هغه راتلو
ہم آتے تھے	میں آتا تھا	تم آتے تھے	تو آتا تھا	وہ آتے تھے	وہ آتا تھا

(۲) متعدی میں تین طرح بناتے ہیں۔

(۱) خود مصدر یہہ معنے دیتا ہے۔ مثلاً لنبل (نہانا) کښل (لکھنا) اس صورت میں سب حالتیں یکساں رہینگے۔ کسی طرح کا تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے

واحد { هغه - تا - ما
جمع { هغوی - تاسو - مونږ } لنبل یا کښل

(۲) کبھی لام مصدری کو یائے خفی سے بدلا دیتے ہیں۔ مثلاً لیدل سے (دیکھنا) لیدو

واحد { هغه - تا - ما
جمع { هغوی - تاسو - مونږ } لیدٔه

(۳) کبھی لام مصدر بھی حذف کرنے سے بچا تا ہے۔ کبھی اسمیں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً

وِیل (کہنا) مصدر سے وِی یا وِ بلا تغیر تمام حالتوں میں کہا جائے گا۔

وِی یا وِ	ھغہ - تا - ما	واحد
"	ھغوی - تاسو - مونږ	جمع

(ف) ہر ایک صورت مذکورۃ الصدر میں ماضی استمراری کے تمام صیغوں پر لفظ بہ بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ مثلاً راتلو بہ یا بہ راتلو۔ لبنل بہ یا بہ لبنل وغیرہ۔

ماضی توبیخی

یہہ وہ ماضی ہے جو مافات پر حسرت اور ندامت کے معنے دیتی ہے۔ اور توبیخ پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ - (۱) ماضی بعید میں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً راتلل مصدر سے راغلیٰ بہ وہ (چلا آتا) یعنے افسوس کہ وہ نہیں آیا۔ یا یہہ کہ کیوں نہیں آیا۔ یعنے بہت برا کیا۔ ضرور آنا چاہیئے تہا۔ اسکی تمام گردان ماضی بعید کی طرح ہے۔ الا لفظ بہ دونو جزوں کے بیچمیں رکہینگے۔

(۲) ماضی استمراری بہی ایک خاص صورت میں یعنے بحالت تاخیر لفظ بہ ماضی توبیخی کا معنے دیتی ہے۔ اور یہہ بات قرینے پر منحصر ہے۔ شلاً راتلو بہ یعنے کیوں نہیں آیا استعمال سے یہہ باتیں بخوبی ذہن نشین ہو سکتی ہیں۔

ماضی امکانیہ

وہ ہے جو قدرت اور طاقت کے معنے پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ

مصدر کے آخر تشدید کے بعد یائے مُلیّنہ زیادہ کر کے علامات ذیل آخر میں لگا دیتے ہیں۔

منکلم		مخاطب		غائیب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
شوو	شوم	شوئ	شوي	شول	شو
بواو معروف		بیائے مشقلہ	بیائے مجہول	شوہ	بواو مجہول

مثلاً تللل (آنا) مصدر سے اسطرح گردان کرینگے۔

تللی شو۔ تللی شول۔ تللی شوي۔ تللی شوئ۔ تللی شوم۔ تللی شوو

کبھی لام مصدری کو تخفیفاً حذف بھی کرکے راتلی شو الخ کہتے ہیں۔

ماضی مجہول

ہر ایک ماضی میں لفظ شوي باستثنائے ماضی استمراری مفعول اور علامت دونو کے بیچ داخل کرکے تینون جزونکی گردان کرتے ہیں۔ ماضی استمراری میں مفعول کے آخر لفظ کید و لگا کر دونو جزونکی گردان کرتے ہیں۔ مثلاً لید لی کید وبہ۔

ماضی منفی

ہر ایک ماضی میں لفظ نہ زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے پانہ خید۔ رانہ راغی پریوتی نہ وہ وغیرہ۔

فعل حال

(۱) جن مصدروں کے اخیر لفظ یدل ہے اُنہیں سے کبھی دل حذف کرنیکے بعد حال کا صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً آوریدل سے آوری۔ پاخیدل سے پاخي۔ اوسیدل سے اوسی۔ تبنیدل سے تبنتي وغیرہ۔

اِلّا غائیب میں مطلقاً (ی) معروف۔ اور مخاطب کیلئے واحد میں یائے مجہول۔ اور جمع میں یائے مشقلہ اور متکلم واحد میں میم۔ اور جمع میں واو معروف آخر میں

پڑہا جائیگا۔

(۲) کبھی اِسکے بعد لفظ ږي بڑہانے سے بڑہتا ہے۔ شلاً اُدریدل سے اُدریږي کریدل سے کریږي وغیرہ۔

(۳) جن مصدرون کے اخیر لفظ وُل ہے۔ اُنمیں سے کُلّیتہً۔ اور باقی مصادر سے غالباً باسقاط لام والحاق یائے معروف بنایا جاتا ہے مثلاً آچول سے آچوی۔ آنړول سے آنړوی۔ رټل سے رټي۔ نړل سے نړي۔ وغیرہ۔

گردان فعل حال

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آدریږي	اُدریږي	اُدریږې	اُدریږئ	اُدریږم	اُدریږو
آوړي	آوړي	آوړې	آوړئ	آورم	آورو

پشتو زبان میں حال کے بہت سے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں۔ جنکی صحت محض سماع پر موقوف ہے۔ اسلیئے میں اُن سبکو علی الترتیب ذیل میں بیان کرتا ہوں۔

مصادر	معانی	صیغہ ہائے حال	مصادر	معانی	صیغہ ہائے حال
آغږل	گوندہنا	آغږي	بوتلل	لیجانا	بوزي
آخیستل	لینا	آخلي	بیول	"	بیائي
آغستل		اُغندي	پیژندل	پہچاننا	پیژني
آلوتل	اُڑنا	آلوزي	پریوتل	گِرنا	پریوزي
آوښتل	مبتلا ہونا	آوړي	پرانیستل	کہولنا	پرانیزي
ایښل-کېښودل	رکہنا	ږدي	پرېښودل	چہوڑنا	پرېږدي
ایستل	رکہنا	اُباسي	پېرودل	خریدنا	پېري
اُودل	بُننا	اُوِي	تلل	جانا	دُرومي-ځي

ٹوخل - کھانسی کرنا ٹوخیږی

جاربیستل {واپس کرنا / نے کرنا} جارباسی

جړل - رونا جاړی

ختل - چڑھنا خیژی

خندل - ہنسنا خاندی

خوړل - کہانا خوری

خیل - دکھلانا خائی

ڈنګل - کودنا ڈانګی

راتلل - آنا دازی

راښکل - کھینچنا راکاږی

رغښتل - لپٹنا رغړی

راوستل لانا ذی روح کو راولی

رودل - چگنا دودہ کا - روّی

سملاستل - سونا سملی

شول - جلانا {سوزی / سیزی}

شکښتل - تیرنا سکنړی

سپړدل - اُدھیڑنا سپړی

غپل - بھونکنا غاپی

زنګل - بہولنا زانګی

غښتل - مانگنا غواړی

لیدل - کتل - دیکھنا کوری - وینی

کنودل / کنستل } کھودنا کنی

کښیوتل - بیٹھنا کښیوزی

کښیناستل - بیٹھنا کښینی

کښیښتل - بٹھانا کښیوزی

لمبل نہانا لامبی

لوښتل - الگ ہونا لوړی

لوستل - پڑھنا لولی

لوستل - پراگندہ کرنا لوړی

نښتل پھنسنا نښلی

ننوتل - گھسنا ننوزی

موندل - پانا مومی

نغړدل - نگلنا / نغښتل - لپیٹنا } نغړی

نیول - پکڑنا نیسی

مښل - ملنا مږی

وتل - نکلنا ووزی

وژل - مارڈالنا وژنی

مړل - مرنا مړی

ویل - کہنا وائی

فائدہ

کبھی اردو کی طرح ماضی کی جگہ بہ لحاظ محاورت

واستحضار فعل حال کا صیغہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ما ولید چہ سړی ناجوړ دی۔ بیٹے اُسکو دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ زہ خبر نہ وُم چہ مکر کوئی۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ مکر کرتا ہے۔

(ف) کول۔ مصدر کے حال کے چند صیغے بھی خلاف القیاس آتے ہیں۔ چنانچہ

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	کوی۔ کړی۔ کي۔ کاندِ۔ کا۔ کَ	کوې۔ کړې۔ کې	کوم۔ کړم۔ کم
جمع	″ ″ ″ ″ ″ ″	کوئ۔ کړئ۔ کئ	کوو۔ کو۔

حال مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے صیغوں سے اخیر لفظ کیږي لگا کر دو نوجزو کی گردان کرتے ہیں۔

گردان

نیولَی کیږي۔ نیولې کیږې۔ نیولَی کیږې۔ نیولَي کیږي۔ نیولی کیږئ۔ نیولَی کیږم۔ نیولي کیږو

حال امکانی

قاعدہ۔ صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر لفظ شي لگاتے ہیں۔ اس میں پہلا جزو بر حال رہتا ہے۔ اور دوسرا بدلتا جاتا ہے یعنی غائب میں مطلقاً بیائے معروف اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع میں بیائے مثقلہ۔ متکلم واحد میں بحذف یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف استعمال کیا جائیگا۔ مثلاً کول سے۔

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	هغه کولَی شي وہ کر سکتا ہے	ته کولَی شې تو کر سکتا ہے	زه کولَی شم میں کر سکتا ہوں
جمع	هغوی کولَی شي وے کر سکتے ہیں	تاسو کولَی شئ تم کر سکتے ہو	مونږ کولَی شو ہم کر سکتے ہیں

(ف) لام مصدری کو بغرض تخفیف حذف بھی کر دیتے ہیں مثلاً بیولَی شي سے بیوی شي وغیرہ

حال مستمر

جب کلمہ لکیادی - صیغہ حال پر زیادہ کر دیتے ہیں تو وہ استمراری بنجاتا ہے - اسوقت دونو جزوں کے برابر گردان کیجاتی ہے - مثلاً زي سے گردان -

لکیادی زي - لکیادي زي - لکیاۓ زي - لکیائی زیّ - لکیا یم زم - لکیا یوز و

وہ جارہا ہے - وہ جارہی ہیں - تو جارہا ہے - تم جارہی ہو - میں جارہا ہوں - ہم جارہے ہیں

فعل مستقبل

(۱) صیغہ حال کے پہلے یا بیچ میں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے راکا بزی سے راکابزی بہ یا رابہ کابزی (پہنچیگا) پریبزدی سے پریبزدی بہ - یا پری بہ بزدی (چھوڑ دیگا) سملی سے سہ بہ ملی یا سملی بہ (سو جائیگا)

(۲) جو حال کے صیغے ترکیبی ہیں اُنمیں سے علاوہ قاعدہ بالا کے اسطرح بھی مستقبل کا صیغہ بنایا جاتا ہے کہ بزی علامت حال کو دور کرکے صفت کے آخر لفظ بہ شی لگا دیتے ہیں اور کبھی لفظ بہ کو مقدم کر لیتے ہیں شلاً ورکبزی سے - ورك بہ شي - یا بہ ورك شي (گم ہو جائیگا) وغیرہ -

یاد رکھو کہ بہ کا زیادہ کرنا عام نہیں - کسی جگہ اول اور کسی جگہ بیچمیں اور کسی صیغے میں دونو جگہ صحیح ہوتا ہے - اور یہہ تمام سماع پر موقوف ہے -

(۳) بعضے صیغوں میں بہ کے ساتھہ اول یا بیچمیں (وُ) یعنے واو مضموم الحاقی بھی ضم کیجاتی ہے شلاً گودی سے وُبہ کودی - رغری سے وُبہ رغری یا بہ وُرغری - مگر جس صیغے کے اوّل الف ممدودہ ہو وہاں واو مفتوح ہو جائیگی - اور الف ممدودہ صرف الف ساکن رہجائیگا - جیسا کہ ماضی مطلق میں بیان ہو چکا - شلاً آخلی سے وابہ خلی -

(۴) کبھی بہ سے پیچھے ضمیر متصل مفعول یا فاعل بھی یعنے يُ وغیرہ زیادہ کیجاتی ہیں جیسے

صیغے کی ہیئت میں کسیقدر فرق ہوجاتا ہے - شلاً کبنیوی سے کبني به ئی نوی (اُسے ٹھلائیگا) پریوزی سے پری به وُوُ زی - (گرجائیگا) وغیرہ -

(۵) مستقبل کے بعض صیغے خلاف القیاس بھی آتے ہیں - جیسے زی سے لاړ به شي - (چلاجائیگا) داذی سے رابه شي - کیږی سے وبه شي (ہوجائیگا) - اِسوقت گردان میں لفظ شي میں تغیر ہوتا جائیگا -

گردان

واحد متکلم - جمع متکلم	واحد مخاطب - جمع مخاطب	واحد غائب - جمع غائب
وُبه شم - وبه شو	وبه شي - وُبه شئ	وُبه شي - وبه شي
میں ہوجاؤنگا - ہم ہوجائینگے	توہوجائیگا - تم ہوجاؤگے	وہ ہوجائیگا - وے ہوجائینگے

مستقبل مجہول

قاعدہ - مفعول کے پہلے لفظ بَه علامت استقبال اور اُسکے آخر کلمۂ شي علامت مجہولیت لگاکر دونوجزونکی گردان کرتے ہیں - یہاں بھی واو الحاقی لبشر وطہا کلمہ به کے پہلے یا پیچھے بڑہائی جاتی ہیں - شلاً نیوَل سے وبه نیوَلَی شي (پکڑا جائیگا) یا به وُنیوَلَی شي کہینگے -

گردان مستقبل مجہول

	غائب	مخاطب	تکلم
واحد	هغه به وُنیولَی شي وہ پکڑا جائے گا	ته به وُنیولَی شې تو پکڑا جائے گا	زه به ونیولَی شم میں پکڑا جاؤں گا
جمع	هغوی به وُنیولِي شي وے پکڑے جائینگے	تاسو به وُنیولِي شئ تم پکڑے جاؤگے	مونږ به وُنیولی شو ہم پکڑے جائینگے

کلمہ شي غائب میں مطلقاً بیائے معروف - اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع

میں بیائے مستقلہ اور متکلم واحد میں بخذفیت یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف ہوگا اور مفعول کی (ی) وحدت میں لئینہ اور جمع کیحالت میں بیائے معروف پڑھی جائیگی۔

مستقبل امکانی

قاعدہ۔ صفت یا مفعول کے آخر کلمات امکانیہ جو ذیل میں ہیں لگا کر لفظ **بَہ** جو علامت استقبال ہے زیادہ کردیتے ہیں اسمیں مفعول یا صفت کا صیغہ تغیر نہیں پائے گا۔

علامات امکان

جمع متکلم	واحد متکلم	جمع مخاطب	واحد مخاطب	جمع غائب	واحد غائب
شُو	شم	شئ	شي	شي	شي

مثلاً وتل مصدر سے (نکلنا) وَتلی بہ شی یا بہ وَتلی شي دو طرح کہینگے۔

گردان مستقبل امکانی

	غائب	مخاطب	متکلم
واحد	ھغہ بہ وَتلی شي وہ نکل سکیگا	تہ بہ وتلی شي تو نکل سکیگا	زہ بہ وتلی شم میں نکل سکونگا
جمع	ھغوئ بہ وَتلی شي وے نکل سکیں گے	تاسو بہ وَتلی شي تم نکل سکوگے	مونږ بہ وتلی شُو ہم نکل سکیں گے

فعل نفی

قاعدہ مستقبل کے صیغوں پر مطلقاً امکانی ہوں یا غیر امکانی لفظ **نہ** علامت نفی بڑھادیتے ہیں مثلاً دابہ شي سے رابہ نہ شي یا بہ رانہ شي اور دَرشي سے دربہ نہ شي یا بہ درنہ شي دو طرح سے کہینگے۔ اِسکی گردان بعینہ مستقبل کی طرح ہے۔

مضارع

استقبال کی علامت یعنے بہ دور کرنے کے بعد مضارع کا صیغہ رہجاتا ہے (وُ) مضموم جس جس موقعہ پہ مستقبل پر آتی ہے۔ مضارع میں بجا رہیگی مثلاً ر اغلم چہ وکورم

لاہم څه کورم چه جنګ کیږی۔ وغیرہ۔

امر حاضر

(۱) مصادر غیر ضعیفہ میں سے تو صیغہ حال کے اخیر کی (ی) حذف کرکے واحد کیلیے ہائے مختفی اور جمع کے واسطے یائے ثقیلہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً آنړول (چھننا) سے آنړوه۔ آنړوئ اور آچول سے (ڈالنا) آچوه۔ آچوئ وغیرہ۔

(۲) امر کے بھی اکثر صیغوں پر واو الحاقی بشروطہا بڑھائی جاتی ہے۔ مثلاً ګوره۔ اور وګوره۔ (دیکھ) لیږه۔ ولیږه (بھیج) وغیرہ۔

(ف) جس صورت میں واو الحاقی بڑھائی جاتی ہے امر مجرد ہو جاتا ہے۔ اور بدون اسکے امر استمراری رہتا ہے۔ لیکن اس واو کی زیادت یہاں بھی قیاسی نہیں۔ صرف سماع پر موقوف ہے۔

گردان امر مجرد		گردان امر استمراری	
جمع	واحد	جمع	واحد
ناسو ونیسئ	نه ونیسه	ناسو نیسئ	نه نیسه
تم پکڑو	تو پکڑ	تم پکڑتے رہو	تو پکڑتا رہ

(۳) امر کے صیغوں میں کبھی مفعول کی ضمیر آجاتی ہے مثلاً کښیباسه (پہنا) سے کښې ئې باسه۔ ننه باسه سے ننه ئې باسه۔

(۴) امر مجرد کے چند صیغے خلاف قیاس ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ مبتدی کو غور سے دیکھنا چاہئیے تاکہ اسکو تبصرہ حاصل ہو۔

امر مجرد خلاف قیاس	امر استمراری قیاسی
بوزه (لیجا ذی روح کو) بوزئ	بیایه (لیجاتا رہ) بیائ
سمله (سوجا) سملئ	سمله (سوتا رہ) سملئ
کیږده (رکھ) کیږدئ	ږده (رکھتا رہ) ږدئ

کېږه	(ہوتارہ)	کېږئ	شه	(ہوجا)	شئ
ځه	(جاتارہ)	ځئ	لاړشه	(جا)	لاړشئ
راځه	(آتارہ)	راځئ	راشه	(آجا)	راشئ
وړه	(لیجاتارہ)	وړئ	بوسه	(لیجاچیز)	بوسئ

اگرچہ بسبیل تبادل امر استمراری اور مجرد کے سبب صیغے ایکدوسرکی جگہ استعمال ہوتے ہیں لیکن جہاں استمرار مطلوب ہوگا وہاں اُس معنے کے لئے مجرد کے صیغوں کا استعمال لایعنی ہوگا

(۵) مصادر ترکیبیہ یا غیر وضعیہ میں سے امر مجرد کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ صفت تامہ اور پوری اسم کے اخیر لازم میں تو واحد کیلئے شه اور جمع کیواسطے شئ بیائے مثقلہ - اور متعدی میں واحد کیلئے لفظ کړه یا اُسکے مترادف یعنے کا - که - ک اور جمع کے لئے کړئ یا کئ ہر دو بیائے مثقلہ لگا دیتے ہیں - مثلاً خوږیدل (زخمی ہونا) سے

گردان

لازم		متعدی	
خوږ شه	خوږ شئ	خوږ کړه	خوږ کړئ

مصادر ترکیبیہ سے امر استمراری کے بنانیکا قاعدہ بعینہ ویسا ہی جیسا مصادر وضعیہ سے تھا - مثلاً

لازم		متعدی	
واحد	جمع	واحد	جمع
خوږیږه	خوږیږئ	خوږوه	خوږوئ
تو میٹھا ہوتا رہ	تم میٹھے ہوتے رہو	تو میٹھا کرتا رہ	تم میٹھے کرتے رہو
مړیږه	مړیږئ	مړوه	مړوئ
تو رجتا رہ	تم رجتے رہو	تو رجاتا رہ	تم رجاتے رہو

امر مجہول

یہہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے - مجرد اور استمراری - اور دونو کے بنانیکا قاعدہ علیحدہ علیحدہ ہے

(۱) امر مجہول مجرد کا یہہ قاعدہ ہی کہ اُسی مصدر کے مفعول کے آخر لفظ شَه واحد کے لئے اور شَئ صیغہ جمع کیواسطے لگا دیتے ہیں - اسوقت واو الحاقی بہی اکثر داخل ہوتی ہے -
(۲) اور استمراری کیواسطے بجائے لفظ شَه لفظ کیږه استعمال کرتے ہیں - مثلاً لیدل مصدر سے (دیکھنا)

گردان

امر مجرد مجہول		امر استمراری مجہول	
واحد	جمع	واحد	جمع
وُلیدلَي شه -	وُلیدلی شَئ	لیدلَی کیږه	لیدلی کیږئ
تو دکھایا جا	تم دکھائے جاؤ	تو دکھلایا جایا کر	تم دکھلائے جاتے رہو

امر استقبالی

پشتو زبان میں بلحاظ وقوع دو طرح کا امر ہوتا ہے ایک امرِ حالی جسکا تعلق زمانۂ حال سے ہوتا ہی اور جو متعارف ہے اور سب زبانوں میں آتا ہی - دوسرا امر استقبالی جسکا اثر زمانۂ آیندہ میں ظاہر ہوگا - فارسی اور اور زبانوں میں اگرچہ اسکے صیغے موجود ہیں جنکا معنے اور مذاق اہل زبان سمجھتے ہیں لیکن گرامر میں اُسکا علیحدہ نام کسی نے نہیں رکھا اور نہ غور سے دیکھا ہے - بلکہ اور صیغوں کے ذیل میں داخل کردیا ہے مثلاً لفظ بکنی ٹھیک امر استقبالی کا صیغہ ہے جسکو مضارع میں ملا دیا ہے کیونکہ بکن کا یہہ معنے ہے کہ ابھی یہہ کام کر - اور جب آیندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنیکے لئے حکم دینگے تو وہاں ضرور بکنی ہی کہینگے - چنانچہ فردا بکنی یا حالا بکن - امر حالی تو بیان ہوچکا امر استقبالی کے بنانے کا قاعدہ یہہ ہی -

قاعدہ - امر حالی کے اخیر کی (ہ) کو (ی) یائے مجہول سے بدل دیتے ہیں - لیکن امر استقبالی کا صیغہ استعمالاً صرف واحد حاضر میں منحصر ہے - مثلاً نن لا دِشه سے صبا لا دِشی - اوس وُخوره سے بیا وُخوری (پہر کہالینا) کینینه اب بیٹھ کینبینی پہر بیٹھ

جانا۔ وغیرہ۔

امر غائب*

قاعدہ۔ صیغۂ امر حاضر کے ساتھ (دِ) دال مکسور لگاتے ہیں اور یہہ علامت کبھی پہلے کبھی آخر کبھی بیچ میں آتی ہے شلاً وِدِکوری یا ھغہ دِوُگوری یا وُگوری دِ یعنے وہ دیکھے یا اُسکو دیکھنا چاہیئے۔

امر متکلم

وہ ہے جسمیں متکلم کسی کام کے کرنیکی اجازت حاصل کرنیکی استدعا اور خواہش ظاہر کرتا ہے۔ یعنے میری نسبت کیا حکم صادر فرماتے ہیں اسمیں ایک طرح کا استفہام بھی ہوتا ہے۔ عربی اور فارسی اور اور زبانوں میں اسکو تغلیباً امر غائب کے ذیل میں داخل کردیا ہے۔

قاعدہ مرکبات میں سے توصیفت کے آخر لفظ شم واحد اور شُو جمع کے واسطے زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے کوزشم۔ کوزشو۔ اور باقی مادوں میں امر حاضر کے آخر بعد حذف (ہ) شم اور واو معروف زیادہ کرتے۔

نہی

قاعدہ۔ صیغۂ امر عام قیاسی پر لفظ مَہ زیادہ کرنیسے نہی کا صیغہ بنجاتا ہے۔ جیسے زہ سے مہ زہ۔ خورہ سے مہ خُورہ۔ وغیرہ۔

اس صورت میں واو تجرید یعنے واو الحاقی ہرگز زیادہ نہیں کیجاتی۔ اور نہ امر کے خلاف القیاس صیغے استعمال میں آتے ہیں۔ شلاً بوزہ سے مہ بوزہ نہیں کہہ سکتے۔

مرکبات میں صفت کے بعد نہی کی علامت لگاتے ہیں۔ جیسے مہ خوبیرہ سے خُوب مہ شہ۔ نہی کی علامت موخر بھی ہوجاتی ہے۔ شلاً کوہ مہ۔

---

* یہہ بھی دو طرح ہوتا ہے۔ استمراری اور مجرد۔ جسوقت واو تجرید اُسپر زیادہ کیجاتی ہے امر غائب مجرد ہوجاتا ہے اور بدون اسکے امر غائب استمراری ہوتا ہے شلاً دِکوری وہ دیکھتا رہے۔

امر و نہی دُعائی

امر و نہی کے صیغے کبھی دُعا کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں اسوقت اُنکی ہیئت میں کچھہ فرق آجاتا ہے۔ نہی تو اصلی حالت پر رہتی ہے اور امر کیلئے صفت یا اسم کے اخیر لفظ شي اور اوسکے مختلف صیغے بڑھا دیتے ہیں۔ الّا مخاطب اور غایب میں دِ یعنے ایک دال مکسور زیادہ کردیتے ہیں۔ مثلاً گردان

لوئ دِشي۔ لوی دِشي۔ لوي شي۔ لوی شئ۔ لوئ دِشم۔ لوئ دِشو

الٰہی وہ بڑا ہوجائے۔ الٰہی وہ بڑی ہوجاوے۔ تو بڑا ہوجائے۔ تم بڑی ہوجاؤ۔ میں بڑا ہوجاؤں۔ ہم بڑے ہوجاوین

نہی دعائی

صفت یا اسم کے اخیر واحد میں مه شي بیائے مجہول اور جمع میں بیائے مثقلہ زیادہ کردیتے ہیں مثلاً ستړی مه شي۔ ستړی مه شئ (الٰہی ماندہ نہوجیو)

خواص فعل متعدی

(۱) فعل متعدی ماضی میں فعل کی تذکیر اور تانیث اور افراد و جمعیت بلحاظ مفعول کے ہوتی ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے

مونث	مذکر
ما هغه ښځه ولیده	هغې ښځې دا سړی ولید
مونږ هغه ښځې ولیدې۔	هغو ښځو دا سړي ولیدل

(۲) (۳) جگہ حالت افراد میں فعل متعدی کا جمع مذکر ہونا)

(۱) فعل متعدی کا مفعول جب ایک عام چیز ہو اور اسکا ذکر نہ کیا جاوے تو اوسوقت فعل بصیغہ جمع آئیگا مثلاً ما او رید لي دي (مینے سنا ہے) ما لید لي دي (مینے دیکھا ہے) چا ویلي دي (کسنے کہا ہے)

(۲) جب مصدر مفعول واقع ہو تو بھی فعل جمع مذکر ہوگا مثلاً هغه کنځل کړي دي

(اُسنے دُشنام دہی کی ہے) تا لنبلي دي (تونے غسل کیا ہو) دَ دَه کبنبل زده دي (یہہ لکہنا جاتا ہے) ستا ئلل ما لید لي دي (تیرا جانا بینے دیکہا ہے)۔

(۲) څو۔ څه۔ هيڅ۔ لږ۔ ښه۔ بَد۔ اور اور جیسے کلمات عامہ مفعول واقع ہوں تو بہی فعل جمع مذکر ہوگا۔ شلاً څو دِ آخستي دي (تونے کتنا لیا ہے) څه يې ليد لي دي (اُسنے کیا دیکہا ہے) هيڅ نه دِ ئي۔ (کچہہ نہیں) هغه ښه کړ يد ي (اُسنے اچہا کیا ہو) تا بد ويلي دي۔ (تونے بُرا کہا ہے)۔

(۳) فعل متعدی ماضی کا فاعل ہمیشہ ضمایر ہیں بجائے زه۔ ته۔ هغهٔ (بہائے مختفی) کی ما۔ تا۔ هغهٔ بہائے خفی ہوگا۔ اور اسمائے استفہام سے بجائے څوک کے چا۔ اور اسمائے اشارات سی بجائے دا کی مذکر کے لئے ده بہائے خفی۔ اور مونث کے لئے دِ ي بیائے مجہول آیئگا۔ اور مفعول کی علامتیں بہی انہی اسمائے مخصوصۂ مذکورۃ الصدر پر آئینگے۔ مثلاً

ما۔ تا۔ هغه }
چا۔ ده۔ دِ ی } وُلید۔ ليد لی دی۔ وُه۔ به وی۔ که وی۔

ما ته مجہہ کو۔ تا ته تجہہ کو۔ هغه ته اُسے۔ چا ته کسی کو۔ ده ته اِسے۔ دی ته اِس عورت کو۔

(۴) جب فعل کے دو مفعول ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بہ لحاظ دوسرے مفعول کے ہوگی۔ مثلاً

	واحد	جمع
مذکر	هغه يو ښځي ته کنډول ورکړ اُس شخص نے ایک عورت کو ایک پیالہ دیا	هغه درې ښځوله درې کالي ورکړل اُس شخص نے تین عورتوں کو تین زیور دئیے
مونث	هغه درې سړو ته يوه ډوډۍ ورکړه اُس شخص نے تین آدمیوں کو ایک روٹی دیدی	تا سړو ته څلور ډوډۍ ورکړې تونے آدمیوں کو چار روٹیاں دیدیں

(۵) جب فعل متعدی کے دو مفعول یا زیادہ بر سبیل عطف ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث

اور وحدت وجمعیّت بہ لحاظ اُس مفعول کے ہوگی جو فعل کے قریب ہے ۔

(۶) فعل متعدی ماضی کا فاعل جب ایسا اسم مفرد ہو جسکے مذکر کا صیغہ یائے ملیّنہ اور مونث کا ہائے مختفی ہو تو حالت وحدت میں بھی جمع کا صیغہ مستعمل کیا جائیگا ۔ یعنے مونث کی ہ یائے مجہول سے اور مذکر کی یائے ملیّنہ یائے معروف سے مبدّل ہو جائینگی اور جمع کی حالت میں دونو یائیں (و) واو مجہول سے بدلینگے جیساکہ حروف متغیرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اِن اسماء کا بوقت لحوق علامت مفعولیّت کے بھی یہی حال ہوگا مثلاً

	واحد	جمع	
مونث	هغې ښځې	هغو ښځو	وَوهلم - وهلّې يم - وهلې وُم
مذکر	هغه سړی	هغو سړو	که وهلی - به وهلم - وهلی دَي
	هغې ښځې ته	هغو ښځو ته	وکوره
	هغه سړي ته	هغو سړو ته	

(۷) فعل متعدی بہ لحاظ فاعل کے سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے ۔ اسکی تصریف نہیں ہوتی ۔

واحد		جمع	
هغه	ـ	هغوی	ولید
هغې	ـ	״	
تا	ـ	تاسو	
ما	ـ	مونږ	

بحث حروف

حروف جارہ

(۱) کښې - په کښې - (بمعنے بیچ) ظرفیّت کا معنے دیتے ہیں کښې مجرور سے موخّر آتا ہے - لیکن په کښې - بصورت ترکیبی خاص بحالت محذوفیّت مجرور مستعمل ہوتا ہے - جیسا په کښې کښېنه یعنے اُسمیں بیٹھ - اور بصورت تحلیلی جارہ ہوتا ہے - اِس صورت میں

گویا حرف (پہ) ظرفیت کا فایدہ دیتا ہے۔ اور لفظ (کښې) اسکے بعد بطور مفسّر ذکر کیا جاتا ہے جیسے پہ کور کښې ناست دي۔ گھر میں بیٹھا ہے۔ ایسے محل پر کښې حذف بھی ہوسکتا ہے۔ (۲) پہ۔ باندِ۔ باندې بمعنے (اوپر) استعلا کیلئے آتے ہیں۔ لیکن پہلا پہلی۔ اور دوسرا پیچھے آیا کرتا ہے جیسے پہ سر۔ سَر باندِ (سرپر) کبھی باندِ۔ پہ کا مفسّر ہوتا ہے۔ جیسے پہ لاس باندِ پہ۔ اکیلا ظرفیت کا معنے بھی دیتا ہے جیسے۔ پہ غار ننوَّت۔ سوراخ میں گھُس گیا۔

(۳) پَرِ۔ پِې۔ پۀ۔ (بمعنے اُسپر) یہہ بھی استعلا کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن خاص محل پر مستعمل ہوتے ہیں۔ جہاں مجرور محذوف ہو۔ جیسے پرکیږدہ۔ یعنے اُسپر رکھدی۔ کبھی لفظ دَ پاسَ۔ باندِ۔ انکے بعد بطور مفسّر آتا ہے۔

(۴) لہ۔ نہ۔ بمعنے (سی) تجاوز اور ابتدا کے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لیکن پہلا مجرور سے پہلے اور دوسرا اُسکے پیچھے آتا ہے۔ اور لہ کی مجرور مفرد مذکّر کے اخیر زبر پڑھی جاتی ہے مثلاً لہ کورَ بهر ووت (گھر سے باہر نکل گیا) کبھی نہ اسکی توضیح کرتا ہے۔ اسوقت لہ کی مجرور پر زبر نہیں پڑھی جاتی جیسے لہ کوړنہ ووت۔ (دَ) بھی خٹکوں کی زبان میں لہ کا معنے دیتا ہے جیسے دَ غَرَا کوزشہ۔ پہاڑ پر سے اُترا۔

(۵) ترِ۔ تِې۔ تۀ۔ تِنہ (بمعنے اُس سے) یہہ بھی پہ کښې۔ اور پرِ کیطرح جار و مجرور دونو کی جگہ اکیلے استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہی تینوں لفظ خاص طرح کے ہیں۔ جنکی نظیر بغیر پشتو کے اور زبانوں میں نہیں پائی جاتی جیسے قلم ترِ واخلہ۔ (قلم اُس سے لے لو) تِنہ پښتنہ وُکړہ۔ اُس سے پوچھو۔ خٹکوں کی زبان میں لفظ څِنې۔ تر کا مترادف ہے۔

(۶) سَرَہ۔ (ساتھ) معیّت کا فایدہ دیتا ہے جیسا هغه سَرَہ (اسکے ساتھ) کبھی اسکے پہلے وَر۔ دَر۔ را۔ جو ایک طرح کی ضمیریں ہیں۔ بلکہ وَر سَرَہ (اسکے ساتھ) دَر سرہ (تیرے ساتھ) مرا سَرَہ (میرے ساتھ) پڑھا جاتا ہے۔

(۷) لرہ۔ لہ۔ دَ پارہ۔ (واسطے) برا ہیّت کا معنے دیتے ہیں۔

مجرور کے اخیر آیا کرتی ہیں - جیسے هغه له - ما لره - تا دَ پاره -
(ف) له کے پہلے ضمایر ثلثہ مخفّفہ کے ملنے سے وَله (اُسی) دَله (تجھے) راله (مجھے) بنجاتا ہے - اصل میں یہہ له - لره کا مخفف ہے -
(۸) تر- پورې - (تک) انتہا کیلئے آتے ہیں - استعمال میں (تَر) مجرور سے پہلے اور (پورې) پیچھے آتا ہے - اور دونو کے مجرور پر زبر پڑہی جاتی ہے - مثلاً تر کورَ - کورَ پورې (گہرتک) کبھی پورې - تر کا مفسّر ہوا کرتا ہے جیسے تر ښارَ پورې (شہر تک)
(۹) لا - خاص موقعہ پر انتہا کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے - اصلیں یہہ حرف تر اوس کے معنے دیتا ہے جیسے لا نه دی راغلی (ابھی نہیں آیا) اسیو اسطے اُسکا مفسّر تر اوسَ آیا کرتا ہے مثلاً لا تر اوسَ ناست دی - ابتک بیٹھا ہوا ہے - کبھی مزید توضیح کیو اسطے لفظ (پورې) بھی اُنکے اخیر بڑہا دیتے ہیں - کبھی - لا - کے معنے (باوجود اسکے) (معہذا) کے ہوتے ہیں مثلاً لا خوشحال نه دی - یعنے باوجود اسکے پھر بھی وہ خوش نہیں - فی الواقع یہہ بھی جار مجرور دونو کی جگہ اکیلا کام دیتا ہے - اور یہہ چوتھا حرف ہے -
(۱۰) راسې - ابتدائی زمانے کیلئے آتا ہے - اسکا مجرور ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور اُسکے آخر زبر پڑہی جاتی ہے جیسے پرونَ راسې نه مَ دی لید لی (پرسوں کل سے اُسکو نہیں دیکھا ہے) عربی زبان میں اس لفظ کی نظیر مُنذ اور مُذ ہے مثلاً مارأيته مذ يومين (یعنے اُسکو دو دن سے نہیں دیکھا ہے) لسانی فارسی میں بھی اسکے لئے ایک خاص لفظ یعنی رفطره ہے - مثلاً کہتے ہیں کہ (دیروز فطره اورا ندیده ام) یعنے کل سے یعنے اُسے نہیں دیکھا -
(ف) جن اسما پر زبر پڑہی جاتی ہے کبھی اُنکے اخیر ہائے مختفی بغرض اظہار حرکت لکھ دیتے ہیں - جیسے پرونه راسې وغیرہ -

کلمات تاکید و مبالغه

(۱) ټول - ولړه - له خیلی - له واره - په کړه (سب کے سب) استغراق اور تعمیم کا فائدہ دیتی ہیں - اُنکے مقابلے میں ځینې ځینې - اور څوک څوک - ځال ځال

یعنے کوئی کوئی) چرنه چرنه (کہیں کہیں) گلّه کلّه (کبھی کبھی) یونیم ایک آده (کوئی نہ کوئی) بولے جاتے ہیں -

(۲) خُو - بَنْچِیلَه - پَه خان (بذاتہ - خاص وہ) جیسے هغه خونه دی راغلی دهغه خُوئی راغلی دی - یہاں خُو - لفظ خود کا مخفف ہے -

(۳) تَك - بحرکت ہیں بیں خاص رنگوں کی تاکید کرتا ہے - مثلاً تك تور (بالکل کالا) تك سپین (نہایت ہی سفید) تك شین (بالکل ہرا) تك زیر (بالکل زرد) تك سور (بالکل لال) یہہ لفظ اِن ہی رنگوں میں منحصر ہے -

(۴) غُت - غُتَنَه - صرف لفظ نیم - نیمه - سر - شپ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے مثلاً غُت نیم (بالکل آدہا) غُتنَه - نیمه - شپه (ٹہیک آدہی رات) غُت سری ئے پریکر (بالکل اُسکا سر کاٹ دیا) یعنے کچھ بھی نہ چھوڑا -

(۵) جَلَك - بحرکت ہیں ہیں صرف لفظ جوړ کی تاکید کرتا ہے - مثلاً جلك جوړ دی - (بالکل تندرست ہے) -

(۶) تَکَنړه - تَکَنړی - صرف لفظ غارمه کے ساتھ آتے ہیں مثلاً تکنړه غرمه (ٹہیک دوپہر) جسوقت آفتاب سمت الرّاس پر ہو جسکو عربی میں قایم الظہیره کہتے ہیں

(۷) قَلاره - صرف لفظ شُومَه کی تاکید کرتا ہے مثلاً شُومَه قلاره راغی (یعنی رات کے ایسے وقت آیا کہ سب لوگ دم ہو گئے تھے) اصلمیں یہہ دو نو لفظ شام - اور قرار کے بگڑے ہوئے ہیں - (۸) بْرَق - بہلا پہلا صرف لفظ سپین کی تاکید کرتا ہے جیسے سپین برق دی (یعنے اسقدر سفید ہے جسکی طرف دیکھ نہیں سکتے) اِس لفظ کا اصل بَرْق ہے -

(۹) تَم - صرف لفظ تُور کی تاکید کیا کرتا ہے جیسے تُور تَم دی (یعنے اس قدر تاریک ہے جس میں کچھ نظر نہیں آتا)

(۱۰) تَپ - صرف لفظ گُونګ (بہرا) ړُوند (اندہا) کے ساتھ - لیکن مقدم آتا ہے جیسے تَپ ړُوند دي (بالکل اندہا ہے جسکو کچھ نظر نہیں آتا) اور تَپ کونړ دَي

(یعنی ایسا بہرا ہے جسکو کچھہ سنائی نہیں دیتا)

(۱۱) تَپَر-کَرْشَپ - یہہ دونو لفظ صرف لفظ زُوَرْ (بوڑہا) کی تاکید کرتے ہیں جیسے زوَرْ تَپَر (بہت بوڑہا) پیر فرتوت - زوَرْ کَرْشَپ ایسا بوڑہا جسکے مونہہ میں ایک دانت بہی نہ ہو -

(۱۲) دَکُوکُو - بواو اول معروف و ثانی مجہول صرف لفظ لَیْوَنَی (دیوانہ) کی تاکید کرتا ہے مثلاً دَکوکو لَیْوَنَی - یعنے سخت دیوانہ جسکا جنون مُطبق ہو -

(۱۳) دَچَ کَو - صرف لفظ کونی - کی تاکید کرتا ہے جیسا دَچَ لو کونی یعنے مفعول مطلق غیر مختص بواحد - یہہ پشتونوں کی ایک مشہور گالی ہے -

(۱۴) سَخ - صرف لفظ سوَرْ (ٹہنڈا) کی تاکید کرتا ہے جیسے سوَرْ سَخ یعنے بالکل ٹہنڈا جس میں ذراسی گرمی بہی نہو -

(۱۵) کَسْکَرْ - لفظ اُچ (خشک) کے ساتھ مختص ہے جیسے اُچ کَسْکَرْ یعنے نہایت سوکہا جو بالکل سپید ہوگیا ہو -

(۱۶) زَهَر - صرف لفظ تَرِیْخ (کڑوا) کے ساتھ آتا ہے جیسے تریخ زَهَر - یعنی ایسا تلخ کہ جسکو کہا نہ سکیں -

(۱۷) فُروُت - صرف لفظ تریو (کہٹا) کے ساتھہ مخصوص ہے جیسے تریو فروت - کہٹا چور - بہت ہی ترش

(۱۸) هَتْ وَخَرْدَي - یعنے خالص گدہا ہے - نرا اُلّو ہے -

(۱۹) تُوَرْ - فقط لفظ تَش (خالی) کی تاکید کرتا ہے جیسے تَش توَر یعنے بالکل خالی جس میں کچھ بہی نہو -

(۲۰) لَغَړ - صرف لفظ بَرْبَنَډ کی تاکید کرتا ہے جیسا بربند لَغَړ یعنے بالکل برہنہ - ننگا بہبوت لسان حال فارسی میں اِس موقعہ پر (لچ ولق) بولتے ہیں -

(۲۱) دَرْیان - صرف لفظ حیران - کی تاکید کرتا ہے جیسے حیران دریان وُدَرید یعنے ششدر کہڑا ہوگیا - اسکی جگہ هَک بَک بہی آتا ہے -

(۲۲) سُوَټ - لفظ بُوَټ (بمعنے ترش پیشانی) کی تاکید کرتا ہے جیسا سُوَټ بوَټ وَلاړ دی یعنے سخت روٹہا ہوا کہڑا ہے - یہہ لفظ ایک اور محل پر استعمال ہوتا ہے جیسے سُوَټ بوَټ یې وَتَړه - یعنے خوب کسکر اُسے باندہا -

(۲۳) کنګل - صرف لفظ (یخ) کی تاکید کرتا ہے جیسی یخ کنګل دی یعنے نہایت ٹھنڈا ہی جسکو استعمال نہیں کر سکتے ۔

(۲۴) خوشت - صرف لفظ لوند (یعنے گیلا) کی تاکید کرتا ہی چنانچہ لوند خوشت یعنے ایسا گیلا کہ گویا اُس سے پانی ٹپکتا ہے ۔

(۲۵) پړ - صرف لفظ غوړ کے ساتھ آتا ہی جیسی غوړ پړ - یعنی ایسا چرب جس سے چکنائی ٹپکتی ہے

حروف تکیہ کلامی

(۱) کنه - اکثر اخیر میں آتا ہی جیسا کښینه کنه (بیٹھ جا) اصلمیں حرف تردید اور حرف نفی سی مرکب ہی ۔

(۲) خوچه - یہ کلمہ کبھی پہلے آتا ہی کبھی اخیر میں جیسے کښینه خوچه (یعنے بیٹھ تو سہی) - بعض مقامات میں حقارت کا فایدہ بھی دیتا ہی اُسوقت اکثر مقدم ہوا کرتا ہی مثلاً خوچه داخه وائی یعنے واہیات بکتا ہے ۔

(۳) خو - اکثر کلمی کے بیچمیں حایل ہو جاتا ہی مثلاً ته راخوشه (آ تو سہی) نه ننه خو وزه - (نکل تو سہی)

(۴) باري - بیائے مجہول - مثلاً څه باري (چلا جا) باري راشه (چلا آ) باري ورشه (اسکو پاس چلا جا)

(۵) جوړ - مثلاً جوړ کښیناست (بیٹھ ہی گیا)

(۶) نو - جیسی ودرید نو (کھڑا ہو گیا) نه زي نو جاتا ہی نہیں ۔

(۷) پره - مثلاً پره دیر وران سړی دي - (بہت ہی خراب آدمی ہے)

کلمات تنبیہ و توبیخ

بس که - هان - پېرته - پهٔ که - بید ارشه - هله - پوه شه - مه - یه - هی - هنه ۔

حروف تمنا

کشکې که - کشکه ۔

کلمات شک و افتراض

(۱) جوړ - مثلاً جوړ فلانکی دی (شاید فلانا ہے) - (۲) به وي - مثلاً هغه به وی (شاید وہ ہوگا) - (۳) بُوْیَه - مثلاً بُوْیَه چه راشي (یعنے خداجانے کب آئیگا - (۴) بنائی - مثلاً بنائی چه واخلي - ممکن ہے کہ لے لے) (۵) خدائی خبر (کیا معلوم) (۶) خدائم زده - کیا کہیں - (۷) کوندِ - مثلاً کوند راغلي وي (شاید آیا ہو) (۸) کنږه - مثلاً کنږه وادِ نه خلي - فرض کر کہ وہ نہ لے - (۹) هَدو - مثلاً هَدو رادِ نه شي - فرض کر کہ وہ نہ آدے - تو پھر کیا ہوگا -

کلمات یقین

(۱) اُو (۲) بی شک (۳) ربیښتیا (۴) خدائی بُدو - مثلاً اُوته دروغ وائی - بے شک تو جھوٹ کہتا ہے - وغیرہ -

کلمات تخضیض

جو کسی کام پر سرگرمی دلانے کے محل پر استعمال کیجاتی ہیں -

(۱) هلا - مثلاً هلا ریل روانیږی (جلدی کر ریل جاتی ہے) (۲) الا الا - لشتون لوگ اکثر دھاوے اور انبوہ عظیم اور حشر اور آور سخت کاموں میں اس کلمہ کو استعمال کیا کرتے ہیں - اور یہہ دونو لفظ عربی الاصل ہیں -

کلمات تحسین

شاباً - آپرین - اصلیں دونو شاباش اور آفرین کے بگڑے ہوئے ہیں -

کلمات نفرین یعنے جو طعن لعن اور پھٹکار کے موقعہ پر بولی جاتی ہیں ۱۲

آخ - آخنس - یتی موشه - لری پخی - میرات شه - وجاړ شه - اکثر یہہ کلمات عورتوں کے استعمال میں آتے ہیں - مردونکی بول چال میں کم پائے جاتے ہیں -

کلمات تحذیر

جو کسی امر مخوف سے بچانے اور کسی موذی چیز سے پرہیز کرانیکی موقعہ پر استعمال کیجاتی ہیں -

اسکے لئے دو لفظ ہیں (۱) هورته - یعنے بچو - (۲) راشه - جب نہی کے صیغے پر داخل ہتا ہو تو یہہ معنی دیتا ہے - جیسا رحمٰن سرنہٹری کہتا ہے ۵ راشه مه کوه له چا سره جفا - یعنے ظلم سے بچ -

کلمات حسرت و تأسف

وہ کلمے ہیں جو کسی شئے پر افسوس کرنیکے وقت بولے جاتے ہیں -

وَخ - وش - وَئ - ارمان - توبه - پُوف - اُف - الله - هرکوره

مثلاً هرکوره چه لاس م نه رسي - افسوس کہ میرا ہاتہہ نہیں پہونچتا -

کلمات تعجب و انبساط

جو خوشی یا تعجب کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں - اَخ - اِيي هي - آها - واه -

کلمات ربط

	غایب		مخاطب		متکلم	
مذکر	دَي	دي	يُ	يْ	يم	يُو
	یائے ملینہ	یائے معروف	یائے مجہول	یائے مشقلہ	میم ماقبل مبہم	واو معروف
مونث	دَه	//	//	//	//	//

نشته اور لشته یا نیشته - یہی جو اصل میں نه شته ہے ربط کے کلمے ہیں - اِلا پہلے کو اثبات اور دوسرے کو نفی میں استعمال کرتے ہیں - درحقیقت یہہ دونو فارسی کے دو کلموں ہست اور نیست سے بنائے گئے ہیں -

(ف) نشته اور دَي - میں یہہ فرق ہے - کہ

(۱) نشته - وجود شئ کی نسبت استفہام اور جواب استفہام میں مستعمل ہوتا ہے - مثلاً کو ره کښې څوک نشته (گہر میں کوئی ہی) یا کوزه کښې اُوبه نشته (کوزی میں پانی ہے؟) کے جواب میں اُو نشته (ہاں ہی) - یہاں دَي نہیں کہہ سکتے - کبہی انکے آخر دَي کو بغرض تاکید زیادہ کرکے نشته دَي اور لشته دي کہتے ہیں -

(۲) شته - صرف غائب میں مستعمل ہوتا ہے - اور دَی عام ہے -
(۳) شته - مفرد اور جمع دونوکیواسطے بر سبیل اشتراک بولا جاتا ہے - اور دَی کی گردان ہوتی ہے - مثلاً هغه شته - هغوی شته -
(۴) شته فعل تامه کی جگہہ ہی آتا ہے اور دَی ناقصہ کے موقعہ پر بہی استعمال ہوتا ہے -

حروف مغیّرہ

وہ کلمات ہیں جو کلمات مخصوصہ کی ہیئت میں ہو افقہ مخصوصہ پر اپنی محاورت کے لحاظ سے کسیقدر تغیر معیّنہ پیدا کرتے ہیں - وہ یہہ ہیں - (۱) حرف اضافت یعنے (دَ) دال مفتوح - (۲) حروف جارہ جو بیان ہو چکے - (۳) علامت مفعول یعنے لہ ته (۴) حروف ندا - یعنے اُو - اَیْ وغیرہ - (۵) بعض ظروف جیسے سرَه (ساتھ) څخه - (پاس) - لاندِ (نیچے) وغیرہ -

تابع مغیّرہ

یعنے وہ اسم جو جاری مجری حروف مغیّرہ اور عمل تغیّر میں اُنکی طرح ہو وہ صرف ایک چیز ہے یعنے فاعلیّت فعل متعدّی ماضی اسماء مخصوصہ کے لئے -

عمل حروف مغیّرہ

(۱) جب مصادر - اعداد - اسمائے جنس اور نیز اُن جموع مذکّرہ و مؤنثہ کے ساتھ جنکی اخیر یائی معروف و یائی مجہول ہوں استعمال کئے جاویں تو اُن سب کے اخیر واو مجہول پڑہی جائیگی اور نیز جس مفرد مذکّر کے اخیر یائی ملیّنہ ہو وہ بصورت جمع - یعنی بیائی معروف - اور جس مفرد مؤنّث کے آخر ہائی مختفی ہو بیائی مجہول یعنے بصورت جمعیّت ملفوظ و مکتوب ہو گا -
(۲) جس اسم مفرد کے آخر یائی معروف ہو گی حروف مغیّرہ کے آنیسے منقلبہ ہو جائیگی - مثلاً سُوڑلي - خپلولی - رښتینولی سے دسورلَیْ - خپلولی له قبلَ - رشتینولَیْ دَ پاره کہینگے -
(۳) اکثر اسماء جیسے بلنون - لرمون - زنکون - ژوندون - نمونتر کی واو

حروف متغیرہ کے سبب الف سے بدل جاتی ہے اور اُنکے اخیر ایک (ہ) زیادہ کرکے لومانہ
زنکانہ ۔ ژوندانہ ۔ نمانزہ ۔ کہتے ہیں ۔

حروف قسم

پہ ۔ بدو ۔ ہیں ۔ الاّ پہلا مُقسم بہ کے پہلے اور دوسرا پیچھے آتا ہے ۔ جیسے پہ پیغمبر
(پیغمبر کی قسم) پہ خدائی (خدا کی قسم) اور خدائی بدو ۔ کبھی دونو ملکر آتے ہیں ۔
جیسے پہ پیربابا بدو (یعنے سید ابو علی ترمذی المعروف بہ پیربابائے بنیروال) کی قسم ہے ۔

حرف بیان

چہ ۔ مفرد یا جملہ کے بعد آکر ماقبل کا بیان کرتا ہے جیسے د اخبرہ چہ تہ وائی زہ نہ منم
یہ بات جو تو کہتا ہے میں نہیں مانتا ۔ خوشحال خٹک کہتا ہے ۔

نہ چہ داسی پہ غوغا د روحی سیلاب + داسی وَلی پہ یودم کبنی شی کباب

حروف تعلیل

(۱) ځکہ ۔ (اسلئے) مثلاً ځکہ لاړم چہ تہ رانہ غلی ۔ اسلئے میں چلاگیا ۔ کہ تو نہ آیا ۔
(۲) وَلی ۔ (کیونکہ) مثلاً لاړنہ شوم وَلی چہ دی نہ وُہ ۔ میں نہ گیا کیونکہ یہہ نہ تھا ۔
(۳) چہ ۔ (تاکہ) مثلاً ځم چہ ئی پخلا کړم ۔ میں جاتا ہوں تاکہ اُسکو راضی کروں ۔
(۴) دِ دَپارہ ۔ (لہذا ۔ اسواسطے) دِ دَپارہ راغلم چہ دِ بوزم ۔ میں
اسلئے آیا ہوں کہ تجھے لیجاؤں ۔

حروف شرط و جزا

کہ ۔ چہ ۔ ھرچہ ۔ حروف شرط ہیں ۔ اور نو ۔ حرف جزا ہے **مثال** ۔ کہ
دي راذی نو زہ ځم ۔ اگر یہہ آتا ہے تو میں جاتا ہوں ۔ چہ وائی نو لاړ شہ ۔
جب یہہ کہتا ہے تو چلا جا ۔
ھرچہ خاص خٹکوں اور بنیروں کی بولی میں آتا ہے ۔ عبدالرحمٰن کے دیوان
میں یہہ لفظ بہت آتا ہے ۔

(ف) جزا جب ماضی ہو تو اسوقت لفظ یہ کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً کہ تا ویلی وَی نو زہ بہ درغلی وُم۔ اگر تو کہتا تو میں تیرے پاس چلا آتا۔

حروف شرکت واختصاص

هُم۔ بہائے مضموم شرکت کیلئے آتا ہے مثلاً زہ هُم تلی وم۔ میں بھی گیا تھا۔ اور خو تخصیص کیلئے مثلاً هغہ خو تلی دی۔ وہ تو گیا ہے۔

حروف نفی وسلب

بي۔ نا۔ نہ۔ نَہ۔ ہیں۔ اِلّا فرق یہہ ہے کہ بی جو آمد پر آتا ہے۔ اور نا۔ صفات پر اور نَہ بہائے مختفی اکثر جملے پر آتا ہے اور مکرر ہوتا ہے اور نہ بحرکت بین بین افعال مطلقہ پر مثلاً بي زدہ (ڈرپوک) بی بنی (بیقاعدہ) نا دوغ۔ ناجوړ (بیمار) ناپوهه (نادان) دی نہ زی۔ نہ راذی۔ یہہ نہ جاتا ہے نہ آتا ہے۔ نہ خو دی۔ نہیں کہتا۔

حروف ایجاب

وہ حروف ہیں جو جواب کے محل پر آتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اُو۔ هو۔ نَہ۔ بنہ۔ هان پہلے تینوں استفہام کے جواب میں آتے ہیں مثلاً کوئی پوچھے کہ۔ تلی وِي (تو گیا تھا) تو وہ جواب میں کہے گا کہ اُو۔ یا هو یا نہ۔ اِلّا پہلے دونو اثبات میں اور تیسرا سلب کے محل پر آتا ہے۔ بنہ۔ امر یا نہی کے جواب میں آتا ہے۔ مثلاً کہیں کہ داسی کوہ۔ یا هسی مہ کوہ (یعنی ایسا کر یا ویسا نہ کر) تو وہ کہے گا کہ بنہ (یعنے اچھا) هان۔ ندا کے جواب میں آتا ہے۔

حروف ندا

وَ۔ وَی۔ یہ۔ يَ۔ اي۔ ہیں۔ اِلّا وَی عورتوں کی بول چال میں آتا ہے۔

(۱) منادی مفرد مذکر کے آخر بغیر حرف مدّہ وہائے مختفی کے زبر پڑھی جاتی ہے اور اگر یائے ملینہ ہو تو ثقلہ ہو جاتی ہے مثلاً ای دورَ۔ ای سړیَّ۔

(۲) مونث کے آخر جب یائے ثقلہ نہو) تو یائے مجہول پڑھی جاتی ہے اسوقت آخر میں یائے

مختفی ہو تو حذف ہو جاتی ہے۔ شلاً ای ښځې۔ اي پرستني۔ ای مُوږي۔

(۳) منادیٰ جمع ہو تو اخیر میں واو مجہول لگائی جاتی ہے۔ اسوقت اخیر کی (ی) مطلقاً حذف کردیتے ہیں۔ جیسے اي سړو۔ ای ښځو۔ ای بنی آدمو۔ ای مرغانو ای غلو۔ ای سپو ښځو۔

(۴) حرف ندا محذوف بھی ہو تو بھی اخیر منادیٰ میں ویسا ہی عمل رہیگا۔ یعنی زبر پڑھی جائیگی۔ شلاً هلکَ چرته زې (او لڑکے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵) کبھی منادیٰ مفرد میں زبر کے بعد ہائے مختفی بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ اور منادیٰ جمع صحیح کے آخر صرف ضمّہ پر اکتفا کرلیتے ہیں۔ شلاً ای هلکه (اے لڑکے) ای هلکانُ (اے لڑکو)

حروف عطف

اَوْ۔ هُم۔ بیا۔ چه۔ لادَلاسَ۔ وصل کے معنے کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔ اِلّا۔ اَوْ۔ اور هُم مطلق اجتماع کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن اَوَ عطف مفرد بر مفرد۔ اور هُم۔ عطف جملہ بر جملہ کیلئے مختص ہے۔ اور مکرر آتا ہے شلاً احمدا و محمود راغله۔ (احمد اور محمود آے) هغه ډوډۍ هم وُخوړه او به ئې هم وُڅښکې (اُس نے روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا)۔

بیا میں ترتیب کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔ شلاً زید راغی بیا بکر (پہلے زید آیا پھر بکر)۔

چه۔ ترقی کیلئے آتا ہے اور هم اسکی تاکید کیواسطے پیچھے ذکر کیا جاتا ہے۔ شلاً هغه نن څه چه پرون هم نه دی حاضر شوی (وہ آج کیا بلکہ کل بھی نہیں حاضر ہوا)۔

لادلاس۔ اضراب کیلئے آتا ہے شلاً هغه څه رانه کړه لادلاسَ ئې رانه واخیست۔ اُسنے مجھے کچھ نہ دیا بلکہ مجھسے لیا۔

حروف تردید

یا۔ یا خو۔ که۔ کني۔ ہیں۔ اِلّا پہلے دو شک کے مقام میں آتے ہیں۔ جیسے هغه یا مړ دی یا خو ژوندی۔ وہ یا مرگیا ہے یا زندہ ہے۔

کہ - ایک شی کی تعین کیلئے آتا ہے جیسے دا آخلی کہ هغه (یہہ لیتا ہے کہ وہ)
کنی - مساوات کیلئے آتا ہے جیسے دا او رکړه کنی هغه (یہہ اُسے دیدی نہیں تو وہ)
یعنے دونو برابر ہیں - یہہ لفظ اصل میں کہ نه وی کا مخفف ہے -

حروف استثناء

بی له - سوا - منګر - خو - کنره - وَلی - ہیں - مثلاً بی له ماوَره تلی دی
(میرے بغیر سب گئے ہیں) منګر - فارسی کلمہ مگر کا بگڑا ہوا ہے -
خو - استدراک کیلئے آتا ہے - جیسے زید ښه دی خو رښتیا نه وائی - زید
اچھا آدمی ہے پر سچ نہیں بولتا - ولی - خو - کا مترادف ہے -
کنره - (یعنے ورنہ) زیادہ تر اشعار میں آتا ہے - رحمٰن سرنهری کہتا ہے - ۵
که سوداده خودوستی دَ محمد دَه + کنره نه شته په دُنیا بله سودا

حروف تشبیہ

په شان - غُند - سی - څنګره - بیدُ و - کُمُو بَهُو - جو ړه هَسّو - لکه
نه به وائی چه - بیان مشابہت کیلئے آتے ہیں - الا پہلے تینوں مشبہ بہ سے پہلے اور
باقی اُس سے پیچھے آیا کرتے ہیں جیسے کنی په شان دَ ی (انگلی کیطرح ہے) لاس غُند
ہاتھہ کی طرح - (۲) سی - اکیلا نہیں آتا بلکہ اسم اشارہ کے ساتھہ ملکر آتا ہے - مثلاً
داسی سَړی (ایسا آدمی) هسی ښځه (ویسی عورت) اصل میں هغه سی تھا
(۳) څنګره - خاص استفہام کے موقع میں آتا ہے جیسی څنګره آس (کیسا گھوڑا)
څنګره چه غواړی (جیسا کہ تو چاہتا ہے) اصل میں یہہ څه رنګه کا مقلوب ہے
کبھی مخفف ہو کر څنګه بھی آجاتا ہے - دُود - اور څیر بھی تشبیہ کے کلمے ہوا
کرتے ہیں -

کلمات مقدار

څومره - (کتنا) دومره (اتنا) هومره (اتنا) - اصل میں ومره

مقدار کیلئے ہے - څه استفہامیہ وموصولہ - دغه - اسم اشارۂ قریب - هغه
اسم اشارہ بعید کے ساتھہ بلکہ مخفف ہوگیا - انمیں واحد جمع اور مذکر مونث
سب یکساں ہیں -

ډیر - زیات (بہت) ډیرځله (کئی دفعہ) هرڅومره (جتنا) هرڅو -
(ہرچند - ہرقدر) هریو - (ہرایک) هرڅه (سب کچھہ) لږ کوټی (تہوڑا
سا) پسانړی (ذرّہ سا) -

کلمات تنکیر

څوک - څني - څه - ځا جیسے څوک سړی ولاړ دی (کوئی آدمی کھڑا ہی)
څني داسي وائی (کوئی ایسا کہتا ہی) څه خیز پروت دی (کچھہ چیز پڑی
ہوئی ہے) چاته زیان مه رسوه (کسیکو نقصان نہ پہونچا) اس صورت میں اخبار
کا فایدہ دیتے ہیں - کبھی لفظ هر بھی لغرض استغراق ومزید تعمیم ان اسما پر بغیر څني
کے داخل ہوجاتا ہے - کبھی لفظ هیڅ - څوک پر زیادہ ہوکر اجتماع ع شلین سے
بعد حذف اسکو هیڅوک بنا دیتا ہے -

کلمات تاکید نفی

هیڅ - هرګز - هیڅری - هیڅرته - هډ و - له سره - ہیں - الّا پہلا تاکید
اسم - اور دوسرا تاکید فعل - اور تیسرا تاکید زمان اور چوتہا تاکید مکان اور پانچواں
اور چھٹا تاکید مضمون جملہ کے لئے آتے ہیں - مثلاً هیڅری نه زی (کبھی نہیں
جاتا) هیڅرته نشته (کہیں نہیں) هډ ونه پوهیږی - باله سره نه
پوهیږی (اصلا نہیں سمجھتا) -

معانی حروف مفردہ ومرکبہ

څو

پانچ معنوں کیلئے آتا ہی (۱) استدراک - مثلاً ډیرم و خورانه غی (بہت

کہا پر نہ آیا) (۲) تنبیہہ اور زجر کیلئے شلاً خو پریږده سړیه - (جانے دو جی)
(۳) تاکید کیواسطے - شلاً خو نه دی راغلی (نہیں آیا) (۴) تکیہ کلامی - شلاً
دی خو نه زی (یہہ تو نہیں جاتا) (۵) یقین کے لئے - شلاً خو راپاسیدٔ
(اُٹھ ہی آیا) -

د

(۱) دال مفتوح اضافت کی علامت ہے جیسے دَ زَیدٔ آس - زید کا گھوڑا -
(۲) دال مکسور یعنے دِ - تین معنوں کے لئے آتی ہے -
(۱) امریہ - جو امر غائب کے صیغے میں آتی ہے - جیسے رادِ شي -
(۲) دعائیہ - جو دُعا کے محل میں مستعمل ہوتی ہے جیسے مبارات دِ شی -
(۳) خطابیہ - جو واحد مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے - جیسے کاردِ وُشه -

ه

(۱) تانیث کیواسطے جیسے غله - خَره - وغیرہ میں - یہہ ہ ہمیشہ مختفی ہوتی ہے -
(۲) جمع کیلئے ہمیشہ خفی ہوتی ہے - جیسے ملهٔ - مَرهٔ - وغیرہ میں -
(۳) ہائے سکتہ - جو لون ترنم اور منصوبات کے اخیر آتی ہے جیسے کوینه - کارونه بین

و

(۱) ضمیریہ - جیسے وله - وته - میں - یہہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے -
(۲) تجریدیہ - جو امر استمراری کو مجرد بنا دیتی ہے - اکثر مضموم ہوا کرتی ہے -
(۳) الحاقیہ - جو ماضی مطلق اور مستقبل وغیرہ صیغوں پر بغرض اُنکی تکمیل کے داخل ہوتی
ہے - اکثر مضموم ہوتی ہے -
(۴) واو صلہ - جو ختکوں کی بول چال میں بعضے مواقعہ پر تزئین کیلئے زاید آتی ہے
مفتوح ہوتی ہے - (۵) واو جمع جو حروف مغیرہ کے سبب اسمائے جموع اور اسمائے
جنس و مصادر وغیرہ کے آخر آتی ہے - ہمیشہ مجہول ہوتی ہے -

(۶) واو متکلم جو جمع متکلم کے صیغہ کے اخیر لگائی جاتی ہے جیسے زو - یہ معروف ہوتی ہے
(۷) واو لیسپوبت - جو صیغہ واحد غایب کے اخیر بعضے مواقعہ پر آتی ہے جیسے راغلو وغیرہ وغیرہ - یہہ واو ہمیشہ مجہول ہوتی ہے -

ی

(۱) بائی غیبت - جو مطلق غایب کے صیغوں کے آخر آتی ہے - معروف ہوتی ہے - شلاً رازی -
(۲) خطابیہ - جو مخاطب کے صیغوں کے اخیر آتی ہے واحد میں مجہول اور جمع میں مثقلہ ہوتی ہے -
(۳) یائے جنسیت جو مونثات کے اخیر بحالت افراد و جمعیت دونوں آتی ہے - اور مثقلہ ہوتی ہے - شلاً سخئَ - سپئَ - وغیرہ -
(۴) جمع مذکر - یہہ واو ہمیشہ معروف ہوتی ہے شلاً سړي - سپي وغیرہ -

که

(۱) حالی - جو کول سے حال کا معنی دیتا ہے - اصل میں کوئی - یا کاند کا مخفف ہے -
(۲) شرطیہ جیسے که راشې نو ښه ده - اگر آوے تو اچھا ہے -
(۳) تردیدیہ - جیسے که ښه وی که بد - خواہ اچھا ہو خواہ بُرا -

به

(۱) استقبالی - جو مضارع پر داخل ہو کر مستقبل بنا دیتا ہے - شلاً به راشي آئے گا -
(۲) جزائیہ - جو جزا میں بعض صورتوں میں آتا ہے - شلاً که تا ویلی وَی نو به راغلی وم - اگر تو کہتا تو میں چلا آتا -

مصادر وضعیہ ترکیبیہ

الف ممدودہ

آچول - ڈالنا
آخل - گوندھنا
آخیستل - لینا
آړول - پلٹنا
آستول - بھیجنا
آغستل - پہننا
آغیږل - اترانا
آلوتل - اُڑنا
آلوزول - اُڑانا
آنړول - چُننا
آونښتل - گرفتار ہونا
آورول - سُنانا
آوریدل - سُننا

الف مقصورہ

اُبول - پلانا
آټالیدل - ٹھرنا
آټالول - ٹھیرانا
اُچیدل - سوکھنا
اُچول - کھڑا ہونا سوکھانا
اُدریدل - ٹھیرا
اُدرول - کھڑا کرنا
اُړول - پیسنا
اُزګاریدل - فارغ ہونا
اُوچتول - اُٹھانا
اُوچتیدل - اُٹھنا
اُوږدیدل - لمبا ہونا
اُوسیدل - رہنا
اُوسول - بسانا
اُودل - بُننا
ایستل - نکالنا
ایښل - رکھنا
ایساریدل - توقف کرنا

بائے موحدہ

بایلل - ہارنا
بخښل - بخشنا
بدلیدل - بدلنا
بدلول - بدلانا
بریښیدل - درد کرنا چمکنا
بړقیدل - چمکنا
بُګنیدل - ڈرنا
بلل - بلانا
بلیدل - بلنا - جلنا
بلول - روشن کرنا - جلانا
بنړل - بُننا
بنړیدل - بُنجانا - بھنکنا
بوتلل - لیجانا
بوختیدل - کھُبنا
بیول - لیجانا
بیلول - الگ کرنا

بائے فارسی

پاتیکیدل - رہنا
پاسیدل - اُٹھنا
پاسول - اُٹھانا
پاکول - پونچھنا
پاکیدل - پاک ہونا
پټول - چھپانا
پټیدل - چھپنا
پوښتیدل - پوچھنا
پخول - پکانا

پخیدل - پخنا
پیښیدل - کبھی کبھی آنا، اتفاق پڑنا
پرانیستل - کھولنا
پرټوتل - گرنا
پرزول - گرانا
پریښول، پریښودل - چھوڑنا
پرکول - کاٹنا
پرسیدل - سوجھنا
پړول - مات کرنا
پړیدل - ہارنا
پزول - زخمی کرنا
پښیدل - گند ہونا
پسول - گند کرنا
پشیدل - شونگنا
پوهیدل - سمجھنا
پوهول - سمجھانا
پوړتکول - لگانا
پوړیوتل - پار چڑھنا
پهرول - مچھرانا
پهریدل - مچھرنا

پیژندل - پہچاننا
پیسل - پرونا
پیرودل - خریدنا

ت

تاویدل - تپنا، غصے ہونا
تاوحل - متعدی منه
تختول، تښتول - بھاگنا
ترهیدل - چونکنا، ڈرنا
ترخیدل - کڑوا ہونا
تړل - باندھنا
تشیدل - خالی ہونا
تشول - خالی کرنا
تلول - تلنا، بھونا
تلل - تولنا
تنکول - دق کرنا
تودول - گرم کرنا
توریدل - کالا ہونا
توکل - کھرچنا، پونچھنا
تورول - کالا کرنا
تلل - جانا، چلنا

تو‌بیدل - بیٹھنا
توليدل - سرکنا
تویول - بہنا، گرانا
تیریدل - گزرنا، حمل لینا، تیز ہونا
تیرول - بسر کرنا، گزارنا، تیز کرنا

ٹائہ سخنو وافغانی

ټپول - کوٹنا
ټختول - کوٹنا
ټریدل - ٹرکنا، بکنا
ټنبیدل - بکنا
ټکول - مارنا، کوٹنا
ټکیدل - مار کھانا، میدہ ہونا
ټنکول - ٹھکورنا
ټولول - جمع کرنا
ټولیدل - جمع ہونا
ټوخیدل - کھانسنا
ټوخل - کھانسنا
ټوکل - کترنا، ٹمکنا

ٹوکیدل - کٹ جانا
ٹیکاویدل - ٹھیرنا
ٹیلوهل - دھکیلنا

ڑ - ج

جاروتل - واپس ہونا
جارستل } قے کرنا - واپس کرنا
جارماتل }
ژړیدل - رونا
ژړول - رولانا
جنگیدل - لڑنا
جنگول - لڑانا
جوړیدل } سازش کرنا بننا / آمادہ ہونا / تندرست ہونا
جوړول - متعدی منہ
جویل - چوسنا
ژوبلیدل گھائل ہونا
ژوبلول - متعدی منہ

چ

چاپول - چھپوانا
چاپیدل چھپنا
چاخیدل - تیز ہونا
چاخول - متعدی منہ
چاودیدل - پھٹنا
چرکیدل - چرکنا
چغیدل } پکارنا / پھیرا پڑنا
چغول - متعدی منہ
چلول - چلانا } پھیر کرنا - ادا کرنا / ابھانا
چلیدل - لازم
چاڼول - چھاننا
چنړیدل - چھدر جانا
چوول - پھاڑنا
چوټلول - گھمانا - پھیرانا
چونړول - تنخیدہ کرنا
چوړیدل مرض میں چڑنا
چیچل - لڑنا - چبانا

خ - ښ

خاربتیدل - کھجلانا
خاربتول - متعدی منہ
خایدل - مناسب ہونا
خبریدل - مطلع ہونا
خبرول - متعدی منہ
خټل - ڈھونا
خښیدل - گھسنا - دفن ہونا
خپول - متعدی منہ
خپریدل - پھیلا ہونا خاکی ہونا
خپرول - متعدی منہ
خړپیدل } خراٹے مارنا / خرخر کرنا
خرابیدل - خراب ہونا
خرابول - متعدی منہ
خشمیدل - [illegible]
خپوړول - [illegible]
[illegible] - [illegible]
خشیبول - متعدی منہ
خکل یا ښکل - کھینا
ښکلول - چومنا
ښکیلول } دونہ کا ڈالنا / پھپھاڑی لگانا
خلاصیدل - چھوٹنا
خلاصول - چھوڑانا
ښکاریدل - نظر آنا
ښکارول - متعدی منہ
خندل } ہنسنا
خندیدل }
خوړل - کھانا
خوړول - کھلانا

خوږیدل — دکہنا، گہایل ہونا
خوږول - زخمی کرنا
خوږول - متعدی منہ
خوځیدل - ہلنا
خوځول - متعدی منہ
خوروُل - پچہانا
خوریدل — بکہرنا، پہیلنا، پچہنا
خوږیدل - میٹہا ہونا
خوږول - متعدی منہ
خوښیدل - پسند کرنا
خوښول - پسند کرنا
خویدل - پہسلنا
خوېول - متعدی منہ
خوشالیدل - خوش ہونا
خوشالول - خوش کرنا
خوځول، خیل — دکہلانا

د

داغو - داغ کرنا
دلول - دلنا
دُرزول - کوٹنا - مارنا
دمول - دم کرنا
درنول - بہاری کرنا
دُرنیدل - بہاری ہونا
دنګل - کودنا
دیکل - دہکیلنا

دال معقوده

ډبول - مارنا - کوٹنا
ډرول - ایضاً
ډکیدل - بہر جانا
ډکول - بہرنا
ډنکول - نقارہ بجانا
ډوبیدل - ڈوب جانا
ډوبول - ڈبونا

ر

راتلل - آنا
راخکل - راښکل - کہینچنا
راوستل - لانا کسی آدمی کو
راوړل - لانا کسی چیز کا
رپول - متعدی منہ
رپیدل - آنکہ کا پہرکنا - کانپنا
رپول - آنکہیں پہڑکانا جہکانا
رټل — توبیخ کرنا، گہورنا، جہاڑ دینا
رسیدل - پہونچنا
رسول - پہنچانا
رغیدل — تندرست ہونا، سیا جانا
رغول - متعدی منہ
رغړیدل، رغښتل — لیٹنا، لوٹنا، بند کا کوٹ جانا
رغړول - متعدی منہ
رنړیدل - صاف ہونا پانی کا
رپږدیدل - کانپنا
رېښل - کاتنا

رائی معقوده

ړپول - کہولنا
ړنګول - ″
ړنکول - چہاچہ رنگنا

ز - ځ

زاریدل - فدا ہونا
زارول - قربان کرنا
زېښل - چوسنا

زرغونیدل - اُگنا
زرغونول - اگانا سبز کرنا
زده کول - سیکھنا
زړیدل {بوڑھا ہونا / پورانا ہونا}
زړول - پرانا کرنا
زغمل - سہنا
زغلیدل - دوڑنا
زغلول - دوڑانا
زغاستل - دوڑنا
زلیدل - چمکنا
زلول - متعدی منہ
زنبل - ځنبل - روئی تنا
زنزول - / ځنځول {چوانا (چکانا ہلانا)
زنګل - جھولنا
زنګول - متعدی منہ
زوړندیدل - لٹکنا
زوړندول - لٹکانا
زهیریدل - غمگین ہونا
زهیرول - تکلیف دینا
زیږل - جننا - بیانا

زیږیدل - پیدا ہونا - جننا
زیاتول - زیادہ کرنا
زیاتیدل - بڑھنا

س - ځ

ساتل - رکھنا - پالنا
شپړدل - اُدھیرنا
سپل / ځپل - / سپیسل {پیسنا
سپینیدل - سفید ہونا
سپینول - سفید کرنا
سپارل - سپرد کرنا - سونپنا
ستهل - چاٹنا - چکھنا
ستهول - متعدی منہ
سرل / سریدل {چرنا
سړول - چرانا
سړول - ٹھنڈا کرنا
سړیدل - ٹھنڈا کرنا
سڅیدل - ٹپکتا
سڅول - ٹپکانا
څښل - پینا
څکل - چکھنا

شکنډل - چونڈی بھرنا
شکښتل - {ذبح کرنا - کترنا / قطع کرنا}
سمسوریدل - لسنرنا - {خوشہ نکالنا}
سمیدل - سیدھا ہونا - درشت ہونا
سمول - متعدی منہ
څملاستل - سونا - لیٹنا
څملول - سولانا - لیٹانا
سنبالیدل - سنبھلنا
سنبالول - سجانا - ٹھیک کرنا
سنډل - جھاڑنا
سولیدل - گھسنا
سولول - گھسانا
سول - جلنا - جلانا
سوزیدل - جلنا
سیزل - جلانا
سرخیدل - چھپنا
سرخول - چھپانا

ش

ښپیل / ښپیلول {چبانا - چونڈنا

شرَیل - رڑکنا
شرمیدل - شرمانا
شرَمَوَل - شرمندہ کرنا
شَمَّل - ہانکنا
شَرقیدل - چھلکنا
شلیدل - ٹوٹنا-پھٹنا
شلَوَل - متعدی منہ
شمیرل- شمارل- گننا
شنړوَل - چھڑکانا
شنړیدل- چھڑکنا-
شوکیدل - کھسنا
شوکول- کھونا-لوٹنا

غ

غپل - بھونکنا
غپوَل - متعدی منہ
غټیدل - موٹا ہونا
غټوَل - موٹا کرنا
غبښتل - مانگنا
غبښتل - بنی بٹنا-وغیرہ
غڅیدل - کٹ جانا
غڅوَل - کاٹنا
غرزوَل- پھینکنا-ڈالنا
غرزیدل - گرجانا
غرّیدل - بکواس کرنا
غرقیدل- ڈوبنا غرق ہونا
غرقوَل - ڈبونا
غمبیدل - غصے میں آنا
غمیدل - آنکھیں کھولنا
غمَوَل- آنکھیں جھپکانا
غنریدل- بجنا- بڑبڑانا
غنرَوَل - متعدی منہ
غلبیدل - دہوکا کہانا
غلوَل - متعدی منہ
غوبلبیدل - پامال ہونا
غوبلوَل - پامال کرنا
غوزیدل - لیٹنا
غوزَوَل- لیٹا کرنا-لٹانا
غوړیدل- کھلنا-بچھنا
غوړَوَل- چوڑنا-بچھانا

ق

قبلوَل } ماننا - قبول کرنا
قبلیدل - قبول ہونا
قتلوَل - قتل کرنا
قتلیدل - مارا جانا
قهروَل-ستانا-دق کرنا
قهریدل- غصے میں آنا

باب کاف

کتَل - دیکھنا
کرَل - بونا
کرپوَل - دلنا-چبانا
کړیدل- چڑنا-دکھ اٹھانا
کړوَل - دکھ دینا
کږیدل - ٹیڑہا ہونا
کږوَل - متعدی منہ
کلوَل - مونڈھنا
کلیدل - مونڈہا جانا
کموَل - گھٹانا
کمیدل - گھٹنا
کنوَدل } کھودنا
کنستل }
کنځل - گالی دینا
کونړیدل - بہرا ہونا
کوزیدل - اُترنا
کوزوَل - اُترانا

کوَل - کرنا
کِیدَل - ہونا
کِښېښودل - رکھنا
کِیوتل - پھسنا-گرجانا
کِیښتل - پہنانا
کښیناستل - بیٹھنا
کښینول - بیٹھانا

کاف فارسی

گټل - کمانا-جیتنا
گُرِیدل - لنگڑا ہونا
گُموَل - متعدی منہ
گډیدل - ناچنا-ملنا-رلنا
گډوَل - متعدی منہ
گرزول - پھرانا
گروَل - کھلانا
گرِیدل - لازم
گرځیدل چکی کا پھر-گرجنا
گرځوَل - متعدی منہ
گرمیدل - گرم ہونا
گرموَل - گرم ہونا
گزاروَل - پھینکنا-ادا کرنا
گنړل - خیال کرنا-سمجھنا
گنډل - سینا
گُوړیدل - گھورنا-غصّی ہونا
گوټل - گھونٹنا-گلہ پکڑنا
گیروَل - گھیرنا
گیرېدل - لازم

باب لام

لبول - کھیل کرنا
لټوَل - ڈھونڈنا
لرَل - رکھنا
لړل - لوٹرنا-ہلانا-آلودکرنا
لُغړیدل - لٹکنا
لګیدل - کھڑا ہونا
لکول - متعدی منہ
لګیدل - لگنا-حمل اُٹھانا
لګوَل - متعدی منہ
لږوَل - گھٹانا
لمسوَل - بہکانا
لمبل - نہانا
لمبول - نہلانا
لنډیدل - کوتاہ ہونا
لنډوَل - متعدی منہ
لنګیدل - بیانا-جننا
لنګول - متعدی منہ
لوَستل - پڑھنا
لوَستل - پھینکنا-ڈالنا-بکھارنا
لوَلوَل - پڑھانا
لوټل - لوٹنا
لوټول - متعدی منہ
لوئیدل - جدا ہونا
لوَښل - دوہنا
لوَړیدل - اونچا ہونا
لوړول - متعدی منہ
لوندیدل - بھیگنا-تر ہونا
لوندوَل - متعدی منہ
لوېدَل - گرنا
لیږل - بھیجنا
لیدل - دیکھنا
لیکل - لکھنا
لیږدوَل - لادنا

م

ماتول - توڑنا
مَښل - ملنا
مړل-مړکیدل - مرنا

مرېدل - رجنا

مَلل / مَلوَدل } جگہ ملنا - متفر کرنا

مېنېدل - عاشق ہونا

مَنل - تسلیم کرنا

مُوندل - پانا

ن

نښلول - پہنسانا - اُڑانا

نښلېدل - اڑنا

نښتل - پہنسنا - بند ہونا

نرمول - نرم کرنا

نړېدل - اُکہڑنا

نړول - متعدی منہ

نغړدل - نگلنا

نغښتل - لپیٹنا

ننېستل - ڈالنا - گہسانا

ننوتل - گہسنا - داخل ہونا

نولېدل - غمگین ہونا

نیول - پکڑنا

نیمول - آدہا کرنا

ه

هسکېدل - اونچا ہونا

هسکول - متعدی منہ

هوښیارېدل - ہشیار ہونا

هېرېدل - بہول جانا

هېرول - متعدی منہ

واو

وتل - نکلنا

ورېدل - برسنا

ورول - برسانا

وُرکېدل - گم ہوجانا

ورکول - متعدی منہ

وَرښېدل - گلنا - بہنا

وَرکول - دینا

ورتلل - دوسرے کے پاس جانا

وُرښول - بہنا

وزگارېدل - فارغ ہونا

وژل - مارڈالنا

وهل - مارنا

وَهېدل - واہیات بکنا

وِینځل - دہونا

وِلېښېدل - بیمار ہونا - جاگنا

وِیشل - بانٹنا

وِیشتل - مارنا - نشانہ لگانا

وَیل - کہنا

ی

یادول - یاد کرنا

یخېدل - ٹہنڈا ہونا

یخول - ٹہنڈا کرنا

یرول - ڈرانا

یرېدل - ڈرنا

ېستل - نکالنا

ېشول - اُبالنا

ېشېدل - اُبلنا

بتاریخ ۱۳ - مئی سنہ ۱۸۹۰ء باختتام رسید

قاضی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری

غلط نامہ

ص	س	غلط	صحیح
۳	۱۰	کہی	لکھی
〃	۱۹	بناۓ	بناؤا
〃	〃	اصطلاحی	اصطلاح
۴	۱۱	بُٹ	لٹ
۵	۲۱	بودی	بوډۍ
〃	〃	کوپن	کوینَ
۶	۲۱	کُتّا	شپیَ
۷	۶	ثا	چا
〃	۱۰	نُور	•
〃	۱۴	کہتا ۲	رکھتا
۸	۲	سی	ہی
۱۰	۱۷	خپل راغی	خپل رَاغی
۱۲	۳	اسم استفہام	اسمائے استفہام
〃	۱۳	چاہ	چا - کا
〃	۱۹	مُشارٌ الیہ	مستفہم عنہ
۱۳	۸	مستفہم	مستفہم منہ
〃	۱۴	کیا ہی	کیسا ہی
۱۷	۱۹	پہ ارسال	پَہ سال
〃	۲۰	پہ پہ ار	پہ ار
〃	۴	لا نڈِ	با ناِ
〃	۵	با نڈِ	لا نڈِ

ص	س	غلط	صحیح
۱۸	۸	تمہار	تمّہار
۱۹	۱۵	کرور	کرُوړ
〃	۱۹	شل	سل
〃	۲۳	•	ہزاروں
۲۰	۱۳	چوتھا	تیسرا
۲۲	۱۹	سرتوب	سرِیتوب
۲۳	۲۰	کُنہل	گَنہل
۲۴	۹	خوز	خوړ
۲۵	۱۲	پبنیدل	پیبنیدل
〃	۱۶	تیلوهل	تیلول
〃	〃	تولیدن	تُولول
〃	۱۸	سبنالول	سنبالول
۲۶	۴	سورج	سُوج
〃	۶۰	وتلی	وتی
۲۸	۱۲	بنولہ	بَن چھٹی
〃	۱۳	نندروس	ٹدروس
۲۹	۴	قاعدہ نمبر ۳	لہ
۳۵	۸	جاتی	جاتی ہے

لہ جس اسم مذکر کے آخر واو معروف ما قبل نون موقوف یا غنہ ہو۔ تو اسکی مونث میں واو کو حذف کرکے اخیر میں ہ ئے مختفی لگا دیتے ہیں۔

ص	س	غلط	صحیح
۳۵	۲۰	ید و	بد و
۳۶	۱۲	ویہ کی	وُیہ کي
۳۸	۶	دَسہو	دَمہو
۴۰	۱۲	کَوُل	کیدل
۴۸	۴	شقّعہ	شُقّلہ
۴۹	۲	بڑہتا ہے	بنتا ہے
"	۱۷	۰	پہنتا
"	۲۱	رکھتا ۲	نکالتا
۵۰	۴	خیڑي	خیڑی
"	۱۵	جلنا	جلنا - جلانا
"	۱۶	تیرنا	وتیرنا
"	۱۹	مہری	مري
"	۲۰	بجھولنا	جھولنا
"	۲۲	کوری	کُودی
۵۲	۲۰	جیسے	جس سے
۵۴	۲۲	وُکورم	وُکُورم
"	۳	غیر وضعتیہ	وضعتیہ
۵۶	۱	گیدمُی	کِیںَ یُ
۵۷	۲۰	لا رشہ	لا یہ شہ
۵۸	۳	امرحاضر	حال
۵۹	۴	مخاطب	متکلم

ص	س	غلط	صحیح
۷۵	۳	جانتا	جاتا
۸۲	۵	غربنید	غربنیدل
"	۶	کھولنا	کُھلنا

ضمیمہ

اسمائے اشارات

متعلق ص ۱۱

دَغّہ - اور دا میں یہہ فرق ہے کہ دغہ حصر اور تاکید کے محل میں مشتعل ہوتا ہے اور دا عام ہے -

کلمات تاکید

متعلق ص ۶۵

ھَیّ و - صفات مطلقہ کی تاکید کے لئے آتا ہے -

To

Colonel W. R. M. HOLROYD,

Director of Public Instruction, Punjab,
patroniser of Oriental Literature, whose time has been
one of literary benefit to the
Province,

This book is most respectfully dedicated

AS A TOKEN OF REGARD FOR HIM

BY

HIS MOST OBEDIENT SERVANT,

The Author.

The Punjáb Government in the Education Department sanctioned the establishment of a Zamindari class on the 1st of October 1889. The Pashtu reading of this class was entrusted to me by Lála Ságar Chand, B. A. Officiating Inspector of Schools, Rawálpindí circle. My pupils began to investigate the rules that might give them a clue to the learning of this language. Each one had difficulties of his own. It was considered, under these circumstances, desirable to write a book on Pashtu grammar (which I present to the public) in order that the students as well as the Pashtu-reading public may equally benefit by it.

The plan is the same as that of the grammars of other common Oriental languages, with some additional matter of which the peculiar nature of Pashtu necessitated a discussion. The rules have been arrived at after diligent research and reasoning by induction. It was no very easy matter to write such a book, for to present a *Code* of rules with their practical application to the public required great mental effort. I say very faithfully that this book has called for the most strenuous efforts on my part.

I shall esteem myself richly rewarded if the Education Department of the Punjab and the Pashtu-reading public recognize my endeavours.

My heart give me my praise, for I
Have Phœnix tamed for use of man.

RAWALPINDI:
28*th March* 1890.

QAZI MIR AHMAD SHAH,
RIZWANI PESHAWAR.I

Translated—
NAZAR MUHAMMAD B. A.,

The Frontier Exchange Press, Rawalpindi,

Preface.

For many Civil & Military Officers, for gentlemen employed in the Frontier Districts, for merchants that trade with Afghanistán and particularly for the Punjábí Teachers who, after having passed their certificate Examination from the Ráwalpindí Normal School, are required to work in the Districts of Hazára, Peshâwar, Kohát, Bannú, and Deraját, the learning of the Pashtu Language is highly desirable; for it is evident that the thoughts of a race can not be entered into, nor conversation held with a people unless their Language is known. It is to be regretted that no Pashtu Grammar hitherto existed that might answer the requirements of different descriptions of men in mastering such a peculiar language as Pashtu. The Afghán Mullás, who think it enough to learn Sharh-Mulla and Sháfia by rote, did not, in virtue of exceptions and anomalies peculiar to Pashtu, attempt to form a *Code* of rules guiding the learner to speaking and writing that language with propriety. Those also who taught Pashtu to European gentlemen, having scarcely any other motive than earning money, made no endeavours in the matter.

The European authors who take interest in such things could not get the sources out of which, and the old materials upon which, they might have been able to work out a suitable grammar with their ingenuity at *analysis* and *synthesis*. The treatises on Pashtu Grammar written by Mr. Vaughan and Raverty, and even the Grammar of Dr. Bellew, written in the course of 10 years after the war of Umbela, embody principles and rules useful for the authors and men of their description only, containing nothing sufficiently general to satisfy the wants of the different classes of men alluded to in the beginning of this preface and even of the candidates for the University Examinations in Pashtu. It is still more to be regretted that the attempts of some unintelligent Afgháns at writing some stray facts resulted in such a loose grammatical language as terming the *Object* subject and the *Subject*, object.